رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

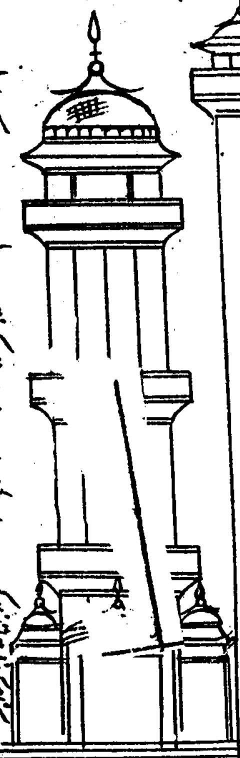
الحکم

چہ گویم با تو گرآئی چہار ر قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

پیشگی سالانہ
ام سے صہ
ونین سے عہ
سے باہر ے
الوں سے ہے ۱۲
کے غیر مستطیع
سے کم آمدنی
والے لوگوں سے عہ ۱۲

نمبر ۴۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۷ء مطابق ۱۰ شوال ۱۳۲۵ھ | جلد ۱۱



لنگرخانہ کی ضروریات پر توجہ کرو

لنگرخانہ خداتعالیٰ کی قائم کردہ شاخوں میں سے ایک شاخ ہے اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کا اہتمام فرماتے ہیں لنگرخانہ کی ضروریات دن بدن بڑھ رہی ہیں اور اس کے اخراجات ایک سو روپیہ یومیہ سے بھی متجاوز ہو چلے ہیں بعض اوقات لنگرخانہ کی ضروریات حضرت اقدسؑ کی توجہ اور اوقات میں سخت خلل کا موجب ہوتی ہیں ان دنوں جبکہ **گرانی** عالمگیر ہو رہی **اخراجات** لنگر کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے حضرت حجۃ اللہ ایسی تحریکوں کی عادی نہیں اس لئے **یکمشت رقوم** لنگرخانہ کی امداد کیلئے بہت جلد بھیج کر ثواب حاصل کرنا چاہیئے لنگرخانہ کی ضروریات میں سے مہمانخانہ کی توسیع بھی ہے اور نئے اور پرانے مہمانخانہ میں مہمانوں کے لئے جگہ کی سخت تنگی ہے + نئے مہمان خانہ میں سے باورچی خانہ اس کی متصل کی سفید زمین میں منتقل کرنے کیلئے جدید کچے مکانات بنوائے جا رہے ہیں مگر قلت فنڈ کی وجہ سے فی الحال ان کو روکنا پڑا ہے اور اگر بہت جلد یہ مکانات مکمل نہ ہو جائیں تو آنیوالے **سالانہ جلسہ** پر مہمانوں کے آنے کیلئے تکلیف پیدا ہوگی اس لحاظ سے بہت جلد ان مکانات کی تکمیل کیلئے بھی روپیہ بھیجنا چاہیئے۔ ایک **حق پرست** اور **حق جو** قوم کے لئے ضرورت نہیں ہوتی کہ اس زمانہ کے عرفی الفاظ میں توجہ دلائی جاوے حضرت اقدسؑ کے اوقات گرامی میں ایسے امور کو حارج نہیں ہونے دینا چاہیئے اس لئے بہت جلد ایسے امور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ یاد رہے کہ لنگرخانہ کی متعلق ہر قسم کا روپیہ براہ راست **حضرت اقدس** علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام آنا چاہیئے اور ضروریات لنگرخانہ کو سب سے اول نصب العین رکھنا چاہیئے۔

مسلمان برّاعظم یورپ کے انگریزی مقبوضات میں

پیرس (دارالسلطنۃ فرانس) کے نامور میگزین "دنیائے اسلام" میں اس عنوان سے ایک مضمون چھاپا گیا ہے۔ مضمون نگار لکھتا ہے کہ انگریزی مقبوضات یورپ میں جسقدر مسلمان موجود ہیں انکی صحیح صحیح تعداد معلوم کرنی مشکل ہے۔ شاید اُن کی تعداد ایک ہزار ہو۔ اور اگر مسلمان ملاح اور وہ ترک اور عرب اور مصری مسلمان بھی شامل کرلئے جائیں جو چند روز یا چند ہفتے کے لئے قیام کرتے ہیں تو شائد انکی تعداد اس سے دو چند یا سہ چند ہوجائے۔ کیونکہ ہر ایک انگریزی بندرگاہ میں تقریباً پچاس سے دو سو تک مسلمان پائے جاتے ہیں۔

جو مسلمان قیام پذیر ہیں۔ اور جو اکثر تاجر ہیں۔ یا ہوٹلوں کا اہتمام کرتے ہیں یا طالب علم ہیں وہ چند ایرانیوں اور چند ہندوستانی مسلمانوں کے سوا سب کے سب سُنّی مذہب کے ہیں مسلمانوں کی بڑی تعداد لورپول میں ہے۔ جہاں شیخ الاسلام عبداللہ کوئیلیم رہتے ہیں۔ اس نامور شخص کی سرگرمی سے اخیر بیس سال کے عرصہ میں چھ سو کے قریب انگریز مسلمان ہوچکے ہیں۔ شیخ عبداللہ کوئیلیم ۱۸۵۶ء میں لورپول میں پیدا ہوئے۔ اسی شہر میں تعلیم پائی۔ اور ۱۸۷۸ء میں وہ وکیل بنائے گئے۔ ۱۸۸۴ء میں وہ اول اول مراکو کی سیر و سیاحت کو گئے۔ اس سے ایک سال بعد انہوں نے مذہب اسلام قبول کیا اور ۱۸۸۷ء میں لورپول میں ایک اسلامی انجمن کی بنیاد ڈالی۔ اسوقت سے دنیائے اسلام کے ساتھ اُن کا تعلق بڑھتا گیا۔ ۱۸۸۹ء میں انہوں نے شاہ کجکلاہ ایران سے ملاقات کی ۱۸۹۱ء میں وہ قصر یلدز میں سلطان کے مہمان ہوئے۔ ۱۸۹۳ء میں انہوں نے مراکو کا دوسری بار سفر کیا۔ اور سلطان مراکو سے ملاقات کی۔ اور فاس کے اسلامی مدرسے سے تحصیل علم کی سند حاصل کی۔ ۱۸۹۴ء میں وہ سلطان عبدالحمید خاں کیطرف سے لاغوس (افریقہ) کو گئے اور انہوں نے سلطانی تحفہ وہاں کے فرمانروا محمد شتا بے کو پہنایا۔ ۱۸۹۵ء میں انکی ملاقات پرنس نصراللہ سے ہوئی۔ جو امیر عبدالرحمٰن خانصاحب مرحوم فرمانروائے افغانستان کے بیٹے ہیں ۱۸۹۰ء میں وہ لورپول میں سلطان کیطرف سے نائب کونسل مقرر ہوئے ۱۸۹۸ء اور ۱۹۰۰ء میں جلالتمآب سلطان عبدالحمید خاں کی حضور میں حاضر ہونیکا پھر انکو اتفاق ہوا۔ آخری سن میں (دارالسلطنۃ فرانس) میں شاہ ایران مظفرالدین شاہ سے انکی ملاقات ہوئی۔ سلطان عبدالحمید خاں نے انکو اعزاز و احترام کے کئی تمغے اور نشان عطا فرمائے ہیں۔ امیر افغانستان نے بھی اُنکو سونے کا میڈل اور (۱۵۰۰) پونڈ کا عطیہ مرحمت کیا ہے۔

انگریز مسلمانوں کی طرف سے ایک ہفتہ وار اخبار "ہلال" کے نام انگریزی زبان میں نکلتا ہے جو لورپول سے شایع کیا جاتا ہے۔ یہ اخبار پندرہ سال سے نکلتا ہے اور اس کے ۱۲ صفحے ہوتے ہیں اسمیں عام طور پر دنیا کے مسلمانوں کے اور خاص طور پر انگلستان کے مسلمانوں کے حالات درج کیے جاتے ہیں۔ انگریز مسلمانوں کیطرف سے ۳۲ صفحات کا ایک ماہوار رسالہ بھی نکلتا ہے جسکا نام "اسلامی دنیا" ہے جسمیں مختلف مضامین درج کئے جاتے ہیں۔ اس کے ایڈیٹر خود شیخ الاسلام عبداللہ کوئیلیم ہیں۔ لورپول کی اسلامی انجمن ایک قدیم شاندار عمارت میں ہے۔ اسی عمارت میں ایک مدرسہ اور ایک کتب خانہ اور ایک عجائب خانہ اور ایک کیمیا خانہ اور ایک کمرہ مطالعہ کتب و اخبارات کے لئے ہے۔ انکی پشت پر مسجد ہے جسمیں انگریز مسلمان جمع ہوکر نماز پڑھتے ہیں۔ بدھ کی شام کو یہ مسلمان جمع ہوکر اخلاقی اور تمدنی مضامین پر بحث کرتے ہیں۔ اور انجمن کے انتظامی معاملات پر غور کرتے ہیں۔ اتوار کی شام کو مذہبی لیکچر سنتے ہیں۔ علاوہ اسکے ایک یتیم خانہ بھی ہے۔ جس میں ہر مذہب اور ہر گروہ کے یتیم بچے پرورش پاتے ہیں شیخ عبداللہ کوئیلیم چاہتے ہیں (۴۰۰۰) پونڈ کے خرچ سے ایک شاندار مسجد لورپول میں تعمیر کرائیں مگر اسقدر روپیہ سر دست موجود نہیں ہے۔ انکی تمنا ہے کہ دنیائے اسلام اس کام کے لئے فیاضی سے چندہ دے۔

جزائر برطانیہ میں جو مسلمان ہیں اُن میں سے صرف لورپول میں ۴۲۰ سُنّی مسلمان ہیں جنمیں سے ۴۰۰ مسلمان انگریز قوم کے ہیں۔ بیس ترک اور مصری اور مراکشی اور چینی مسلمان ہیں۔ تمام جزائر برطانیہ میں صرف یہی ایسا شہر ہے۔ جسمیں مسجد ہے۔ مانچسٹر میں (۸۰) مسلمان ہیں ان میں سے ۷۷ سنی ہیں۔ ان کی تقسیم اسطرح ہوتی ہے کہ منجملہ ان کے (۴۵) ترک اور شامی ہیں ۲۰ مغربی ہیں اور ۱۲ انگریز ہیں۔ باقی ۸۰ مسلمانوں میں ۳ شیعہ ہیں۔ جو ایران کے باشندے ہیں۔

ساوتھ پورٹ میں ۱۲ سنّی مسلمان ہیں جن میں سے چھ انگریز ہیں اور ایک ہندوستانی۔ لنڈن میں ۱۶۲ مسلمان ہیں ان میں سے ۱۰۷ مسلمان سنی اور ۵۵ شیعہ ہیں۔ سنیوں میں سے ۷۰ ہندوستانی ۲۵ ترک اور ۱۲ انگریز ہیں۔ شیعوں میں ۵۰ ہندوستانی اور ۵ ایرانی ہیں۔

لنڈن میں جو مسلمان ہیں انہیں سے اکثر وہ ہیں جو تحصیل علم کے لئے یہاں آئے ہیں اولڈہم اور برائٹون میں بھی کچھ مسلمان ہیں۔ کارڈف میں ۹ سنی مسلمان ہیں جن میں سے ۵ عرب اور ۴ ترک ہیں۔ اسکاٹ لینڈ میں ۵ مسلمان۔ اڈنبرا میں ۱ اور ۲۰ گلاسگو میں اور چند مسلمان اور شہروں میں ہیں۔ آئرلینڈ میں ۱۲ مسلمان ہیں جنمیں سے ۱۱ انگریز ہیں۔ اور ایک خاص آئرش اور ایک مصری مسلمان ہے۔ جزیرہ مین میں ۱ مسلمان ہے۔ جزائر نارتھ مین میں ایک مسلمان ہے۔ جبرالٹر میں ۶۰ مسلمان ہیں انہیں سے اکثر مراکو کے باشندے ہیں اور سب سنی مسلمان ہیں یہاں ایک مسجد بھی ہے۔ مالٹا میں بھی ۲۰۰ مسلمان ہیں انہیں سے ۳۵ طرابلس (شمالی افریقہ) کے رہنے والے ہیں ۱۰ اور باقی ٹیونس اور الجزایر کے مسلمان ہیں۔ یہ بیچارے مسلمان باربرداری اور مزدوری کا کام کرتے ہیں۔ اور نہایت محنتی اور جفاکش ہیں۔ اور مالٹا والے مزدوروں سے کم اجرت پر کام کرتے ہیں۔ ہر سال مالٹا میں تقریباً (۱۵۰) مسلمانوں کی آمد و رفت ہوتی ہے۔ جبرالٹر پر مسلمانوں کا قبضہ ۷۱۱ء سے ۱۳۰۲ء اور ۱۳۳۳ء سے ۱۴۶۲ء تک رہا اور مالٹا پر ان کا تسلط ۸۷۰ء سے ۱۰۹۰ء تک تھا۔ مالٹا کی زبان میں مسلمانوں کی زبان کا عنصر آج تک موجود ہے اور مالٹا والوں کے خط و خال میں عربی خط و خال کی جھلک پائی جاتی ہے ۱۸۴۷ء میں دولت عثمانیہ نے پانچہزار پونڈ کے صرف سے ایک عالیشان مسجد تعمیر کرائی تھی ۱۸۷۰ء میں شکستگی سے مسلمانوں کے اس جزیرہ میں ایک شاندار قلعہ بھی بنایا تھا۔

(انسٹیٹیوٹ گزٹ علیگڈھ)

کلمات طیبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

فرمایا۔ یہ لوگ کہتے ہین۔ کہ ہم انبیاء کو گالی نکالتے ہیں حالانکہ کسی کو وفات یافتہ کہنا گالی نہیں ہوتی۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وفات پاگئے تو اور کون ہے جو زندہ ہے انہوں نے خود مرکر دکھایا کہ سب نبی فوت ہوگئے ہیں اور پھر معراج کی رات میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسےٰ کو وفات یافتہ انبیاء مین دیکھا۔ اصل میں گالی

انبیاء کو کون گالی نکالتا ہے

تو یہ لوگ نکالتے ہیں۔ جو افضل الرسل سید المعصومین کو (معاذ اللہ) شیطانی مس سے آلودہ سمجھتے ہین اور حضرت عیسےٰ کو پاک سمجھتے ہین۔ کتنے اندھیر کی بات ہے۔ کہ یہ لوگ باوجودیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء سمجھتے ہین انہین کا کلمہ پڑھتے اور انہیں کی اُمت سے ہونے کا دعوے کرتے ہین مگر پھر انہین سے نافرمان ہو کر انہیں

مسلمان ہو کر آنحضرت صلعم پر الزام لگانا

پر الزام لگاتے ہین۔ یہ آخری زمانہ ہے اگر عیسائی ہدایت پاجاٰئین تو پاجائیں مگر یہ لوگ اپنے اس عقیدہ سے باز نہین آئین گے۔ بلکہ اُسی کی تائید پر زور دین گے۔

بے موقع تائید

اتنا نہین سوچتے۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ مانگا گیا تھا اور اَو ترقی فی السماء یعنی آسمان پر چڑھ جاؤ کہا گیا تھا۔ تو خدا تعالےٰ نے یہی جواب دیا تہا۔ کہ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ $\frac{۱۵}{۱۰}$ یعنی خدا اس سے پاک ہے۔ کہ وہ اپنے وعدے کا تخلف کرے۔ میں تو ایک بشر رسول ہوں۔ بشر رسول آسمان پر

بشر آسمان پر جا ہی نہین سکتا

نہین جایا کرتے۔ اب یہ لوگ جو حضرت عیسےٰ کو آسمان پر چڑہاتے ہین تو اس سے معلوم ہوا کہ اسے بشر بھی نہین سمجھتے۔ کیونکہ بشر کے لئے تو خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ وہ آسمان پر نہین جاسکتا۔ اصل میں یہ لوگ اسلام کے سخت دشمن ہین جس شخص کو آنحضرت صلعم کا پاس نہین وہ بے ایمان ہے۔ خدا تعالیٰ تو ایک مؤمن کا بھی پاس

آنحضرت صلعم کا پاس کرو

کرتا ہے۔ جیسے فرمایا۔ واللہ ولی المومنین $\frac{۳}{۱۵}$ واللہ ولی المتقین $\frac{۲۵}{۱۸}$ افسوس کہ ان لوگون نے آنحضرت صلعم پر کیسے کیسے الزام لگائے۔ مشرق سے لے کر مغرب تک چارون طرف دوڑو کسی سچے مسلمان کا یہ عقیدہ نہین ہو سکتا کہ حضرت عیسیٰ تو مس شیطان سے پاک ہین لیکن آں حضرت صلعم (معاذ اللہ) پاک نہین۔ اس بات کا ہمین کوئی جواب دے۔ بشرطیکہ وہ ایماندار ہو۔ کہ کیا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت یونس سے بھی گئے گذرے ہوگئے ؟ افسوس کہ ان لوگون نے دین کا ستیاناس کر دیا۔ جب کافرون نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسمین کہائی تہین کہ آپ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ کر دکہا دین اس کے بعد ہمارا آپ سے کوئی جھگڑا نہین ہوگا بلکہ ہم آپ پر ایمان لے آئین گے۔ تو ہمین بتلاؤ۔ کہ آنحضرت صلعم نے آسمان پر چڑھنے سے کیوں انکار کر دیا تہا اور کیوں کہہ دیا تہا کہ بشر آسمان پر نہین جاسکتا اور پہر ان لوگون کے پاس اگر کسی بشر کے آسمان پر جانے کی نظیر

وہ نظیر پیش نہ کرسکے

موجود تھی۔ تو وہ پیش کر دیتے۔ کیوں وہ اس جواب کے سنتے ہی خاموش ہوگئے۔ ہمین بتلاؤ۔ کہ جب انہون نے آسمان پر چڑھتے دیکھ کر ایمان لانے کا وعدہ کیا تہا تو کیون نہ آنحضرت صلعم نے آسمان پر چڑھ کر دکہایا۔ یہ کیوں کہدیا کہ سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا $\frac{۱۵}{۱۰}$ سبحان کا لفظ اس واسطے بولا گیا ہے۔ کہ سبحان کے معنے ہین۔ ہر عیب سے مبرا

سبحان کے معنے

لیکن وعدہ کو توڑنا تو سخت عیب ہے۔ خدا نے وعدہ کیا ہوا تہا۔ کہ الم نجعل الارض کفاتا احیاءً وامواتا $\frac{۲۹}{۱}$ جس کا یہ مطلب ہے کہ ہم نے زمین کو زندوں اور مُردوں کے سمیٹنے کے لئے کافی بنایا

زمین مین ایک کشش ہے

ہے اور اس مین ایک کشش ہے۔ جسکی وجہ سے زمین والے کسی اور جگہ زندگی بسر کر ہی نہین سکتے۔ اب اگر بشر آسمان پر گیا ہوا مان لیا جاوے۔ تو نعوذ باللہ ماننا پڑیگا۔ کہ خدا نے اپنا وعدہ توڑ دیا۔ غرض اسی کی تائید کے واسطے سبحان کا لفظ بولا گیا ہے۔ کہ اللہ بے عیب ہے، وہ وعدہ خلافی نہین کیا کرتا اور میں تو ایک بشر ہون بشر آسمان پر نہین جاسکتا اور پھر دیکھو کہ فلما توفیتنی مین حضرت عیسےٰ کا صاف طور پر اقرار موجود ہے کہ عیسائیون کے بگڑنے

اور نہین تو حضرت عیسیٰ کا ہی کہا مانو

کی مجھے خبر نہین۔ اب ان لوگون کی یہ عجیب قسم کی مولویت ہے کہ حضرت عیسےٰ تو قیامت کے دن اقرار کرین گے کہ مین دوبارہ زمین پر نہین گیا اور عیسائیوں کے بگڑنے کا جب ان سے سوال کیا جائیگا تو وہ کانون پر ہاتھ دھرین گے اور اپنی بے خبری جتلائین گے لیکن یہ ہین کہ ان کو دوبارہ اُتار رہے ہین اب انصاف سے بتلاؤ۔ کہ کیا ہماری اپنی بنائی ہوئی باتین ہین۔ سوچو تو سہی۔ کہ وہ تو بیچارے بار بار خدا تعالےٰ کے سامنے اقرار کرتے ہین کہ مجھے خبر نہین کہ عیسائیون نے مجھے پوجا ہے۔ یا کسی اور کو۔ اور آپ نے خدا یا خدا کا بیٹا بنلائے جانے سے لاعلمی ظاہر کرین گے۔ مگر یہ لوگ کہتے ہین کہ قیامت سے پہلے دُنیا مین نازل ہون گے۔ کسر صلیب کرین گے۔ لڑائیاں کرینگے

کیا حضرت عیسےٰ نے جہوٹ بولا

اور سب مشرکون کو قتل کر کے مسلمان کر دین گے جس سے ماننا پڑتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ خدا کے سامنے جہوٹ بولین گے اور باوجود عیسائیون کے اعتقاد سے خبر رکھنے کے لاعلمی ظاہر کرین گے اور پھر یہ بھی یاد رکھو۔ کہ جو شخص خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے اس کے لئے

ماموربن اللہ کی صداقت کے چند نشان

چند نشان ہوا کرتے ہین۔ جن سے اس کی سچائی پرکھی جاتی ہے۔

پاک تعلیم

اوّل یہ کہ وہ پاک اور صاف تعلیم لے کر آتا ہے۔ جب اس کی تعلیم گندی ہوگی۔ تو اس کو قبول کون کرے گا۔ دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کیسی پاک ہے۔ اس مین ذرا بھی شک و شبہ نہین اور کسی قسم کے شرک کی گنجائش نہین۔ دوسرے یہ کہ اُس کے ساتھ بڑے بڑے نشان ہوتے ہین اور

نشانات الٰہیہ

وہ نشان ایسے ہوتے ہین۔ کہ بحیثیت مجموعی دُنیا مین کوئی بھی ان کا مُقابلہ نہیں کر سکتا۔

سابقہ پیشگوئیوں کا وقوع

تیسرے یہ کہ گذشتہ انبیاء کی جو پیشگوئیاں اُس کے متعلق ہوتی ہین۔ وہ اس پر صادق آتی ہین۔

حالت زمانہ

چوتھی بات یہ ہے۔ کہ اس وقت زمانہ کی حالت خود ظاہر کرتی ہے کہ کوئی مامور من اللہ آوے۔ پانچوین بات یہ ہے۔ کہ سچے مُدعی

مدعی کا تقویٰ اور کشش

کا صدق اور اخلاص استقلال اور تقوےٰ نہایت اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے اور اس مین ایک کشش ہوتی ہے جس سے وہ اورون کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔

امتحان کر لو

تمام قرآن مجید مین یہی موٹی باتین ہین جن سے کسی مامور کی سچائی کا پتہ لگتا ہے۔ اب جس کو ایمان کی ضرورت ہے۔ وہ یہی پانچ علامتین پیش کر کے ہمارا امتحان کرے اور پہر دیکھو۔ کہ یہ لوگ خود بھی اس بات کو مانتے ہین کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آیا کرتا ہے۔ لیکن افسوس کہ بقول ان کے چودہوین صدی کے سر پر کوئی مجدد نہ آیا۔ حالانکہ چوتھائی حصہ صدی کا گذر بھی گیا ہے اور ہزارہا لوگ دین اسلام سے مُرتد ہی ہو چکے ہین۔ ہر ایک خاندان اور ہر ایک قوم کے لوگ عیسائی بن چکے ہین ایک وقت وہ تہا کہ اگر ایک مسلمان بھی مُرتد ہو جاتا تہا تو قیامت برپا ہو جاتی تہی۔ لیکن اب تو ہر ایک قوم سادات مغل۔ قریش پٹھان اور ہر ایک طبقہ کے لوگ عیسائی مذہب مین موجود ہین اور مخلوق پرستی کا وہ طوفان برپا ہے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی۔ ایسا سننے مین نہین آیا۔ تو اب بتلاؤ۔ کہ جن صدیون مین

ایسا طوفان نہ تھا۔ اُن مین تو مجدد آتے رہے لیکن جس صدی مین اسلام کو نیست و نابود کرنے کے ہزار ہا سامان پیدا ہوگئے اور لاکھوں انسان مُرتد ہوگئے اور بے دینی اور فسق و فجور حد سے زیادہ بڑھ گیا اور صدی مین سے پچیس برس گذر بھی گئے۔ اس مین کوئی مجدد نہ آیا اور جو دعوےٰ کرتا ہے۔ کہ اس صدی کا مجدد

اس صدی کو کیا ہو گیا

مَیں ہون تو اُسے دجّال سمجھا جاتا ہے اور کذّاب اور مفتری خیال کیا جاتا ہے۔ ان لوگون کو چاہیئے تھا کہ ہمارے

انجام کو دیکھو

انجام کو دیکھتے۔ ہم نے ایک سو ساٹھ نشانات کتاب حقیقۃ الوحی مین نہایت ہی اختصار کے ساتھ درج کئے ہین اب ان کو چاہیئے کہ کسی جھوٹے مین وہ نشانات ثابت کرین۔

تعلیم کی نسبت سُن لو۔ کہ ہم ان تمام ناپاکیون کو دور کرتے ہین جو آنحضرت صلعم پر لگائی جاتی ہین۔ یہ لوگ کہتے ہین کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مس شیطان سے پاک نہین۔ ہم کہتے ہین کہ وہ افضل الرسل سید المعصومین رحمۃ للعالمین

سب سے بڑھکر پاک نبی

اور خاتم النبیین ہین اور مس شیطان سے سب سے بڑھ کر پاک ہین اور تمام کمالات نبوت انہین کی ذات پاک پر ختم ہو گئے ہین۔ اسی طرح یہ لوگ کہتے ہین۔ کہ حضرت عیسےٰ آسمان پر زندہ موجود ہین۔ ہم ایمان لاتے ہین۔ کہ کوئی بشر آسمان پر نہین جا سکتا۔ قرآن مجید مین صاف طور پر سبحان ربّی ھل کنت الا بشرا رسولا ۞ لکھا ہے اور پھر اسی قرآن مجید مین فلمّا توفّیتنی بھی درج ہے۔ اگر حضرت عیسےٰ دوبارہ دنیا مین آئے ہوتے۔ کسر صلیب کی ہوتی۔ کافرون کو قتل کیا ہوتا تو کیا اُن کو قیامت کے دن خدا کے حضور مین یہی جواب دینا چاہیئے تھا۔ کہ مجھے عیسائیون کے بگڑنے کی خبر نہین؟ باوجودیکہ دوبارہ آکر انہون نے کافرون اور مشرکون کو مسلمان کیا۔ اپنے ذاتی مشاہدہ سے تمام حالات معلوم کر لئے۔ مگر خدا کے روبرو کہین گے کہ مجھے عیسائیون کے بگڑنے کی خبر نہین۔ کیا وہ خدا کے عرش کے سامنے جھوٹ بولین گے۔ اور خدا خاموش ہو رہے گا۔ کیا خدا اتنا بھی نہ کہے گا۔ کہ تم کیون جھوٹ بولتے ہو۔ تم تو دوبارہ دُنیا مین گئے تھے۔ عیسائیون کو تم نے مسلمان کیا تھا پھر یہ کیوں کہتے ہو کہ اس کی خبر نہین۔ ہم تو دیکھتے ہین کہ ادنےٰ عدالتون مین بھی انسان حلف دروغی کے باعث پکڑا جاتا ہے۔ تو کیا

حلف دروغی

خدا کی درگاہ مین جھوٹ کی پُرسش نہین ہوگی؟ افسوس کہ ان لوگون نے خدا تعالےٰ کی ذات بابرکات اور صفات کو بٹہ لگایا۔ قرآن مجید کی توہین کی۔ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی۔ تمام راستبازون کی توہین کی۔ اب ایسے مذہب کو کون قبول کرے۔ ایسی باتین تو وہی بولیگا جس کو خدا کا خوف نہ ہو۔ دوسرا شخص ایسی باتوں کو کب مان سکتا ہے بار بار ہم سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ تمہارے نبی اور رسول ہونے کی دلیل کیا ہے

اوّل تو ہم یہ ظاہر کرنا چاہتے ہین کہ ہمارا دعوےٰ صرف نبی یا رسُول ہونے کا نہین ہے اور نہ ہم کسی شریعت لانے کے مدّعی ہین بلکہ ہمارا یہ دعوےٰ ہے کہ میں ایک پہلو سے اُمّتی ہوں اور ایک پہلو سے نبی۔ اور وہ نبوت براہ راست نہیں بلکہ اُمّتی ہونے کی کامل برکات نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض تامہ نے مجھے یہ درجہ نبوۃ بخشا ہے اور در حقیقت وہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ مین جو میرے آئینہ صافیہ مین جلوہ نما ہوئی ہے اور پھر یہ بھی یاد رہے کہ میرے پاس بھی اپنی اس قسم کی نبوت کے وہی دلائل ہین جو سب انبیاء کے پاس

ہوتے چلے آئے ہین۔ بعض انبیاء کے پاس تو صرف ایک دلیل تھی کہاں لکھا ہے۔ کہ اُن کے پاس پچاس یا ساٹھ نشان تھے بلکہ اکثر انبیاء کے سوٗ یا اس سے بھی کم نشان ہوا کرتے تھے۔ لیکن ہم نے تو نہایت اختصار کے ساتھ ایک سو ستاسی

نشان ۱۸۷

نشان حقیقۃ الوحی مین لکھدئے ہین۔ اور پھر خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ایسے بڑے بڑے نشانون کا وعدہ کرتا ہے۔ کم ازکم یہ لوگ کچھ مدت کے لئے کفّ لسان اختیار کرتے اور ہمارے انجام کو دیکھتے۔ مگر افسوس کہ بغیر کسی یقینی علم اور پختہ دلیل کے ہماری تکفیر اور تکذیب پر آمادہ ہوگئے حالانکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولا تقف ما لیس لک بہ علم ۞ اور اگر حضرت عیسیٰ کے مرنے پر ان لوگون کو طیش آتا ہے۔ تو یہ سچی بات ہے۔ کہ وہ مرگئے ہین اور سب انبیاء مرتے ہی آئے ہین۔ آخر یہ لوگ بھی تو مانتے ہین۔ کہ وہ دوبارہ آکر مرینگے۔ پھر تکفیر کے کیا معنے؟ باقی رہا یہ کہ عیسائیوں کو جواب دیتے وقت بعض اوقات سخت الفاظ استعمال کئے جاتے ہین۔ تو یہ بات بالکل صاف ہے۔ جب ہمارا دل بہت دکھایا جاتا ہے اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر طرح طرح کے ناجائز حملے کئے جاتے ہین۔ تو صرف متنبہ کرنے کی خاطر انہین کی مسلمہ کتابون سے الزامی

الزامی جواب

جواب دئے جاتے ہین۔ ان لوگون کو چاہیئے۔ کہ ہماری کوئی بات ایسی نکالین۔ جو حضرت عیسےٰ کے متعلق ہم نے بطور الزامی جواب کے لکھی ہو اور وہ انجیل مین موجود نہ ہو۔

آخر یہ تو ہم سے نہین ہو سکتا کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین سُنکر چُپ رہین۔ اور اس قسم کے جواب تو خود قرآن مجید مین پائے جاتے ہین جیسے لکھا ہے اَلَکُمُ الذَّکَرُ وَلَہُ الْاُنْثٰی ۞ فاستفتہم الربّک البنات ولہم البنون ۞۔ وہ لوگ فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے تھے۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ کیا تمہارے بیٹے اور ہماری بیٹیان۔ غرض الزامی رنگ کے جواب دینا تو طریق مناظرہ ہے۔ ورنہ ہم حضرت عیسےٰ کو خدا تعالےٰ کا رسول اور ایک مقبول اور برگزیدہ انسان سمجھتے ہین اور جن لوگون کا دل صاف نہین ان کا فیصلہ ہم خدا پر چھوڑتے ہین۔

سال رواں قریب ختم ہونے کو ہے ہمارے بقایا واجب حساب بے باق کریں جلد

ایڈیٹر

نہیں اور وہ اپنی دسے دے کر روپیہ کماتا ہے تو وہ بھی بطلان سے مال کماتا ہے۔ وہ مال طیّب نہیں بلکہ حرام مال ہے۔ اسی طرح جتنے جعلساز جھوٹے اور فریبی لوگ ہوتے ہیں اور دھوکوں سے اپنا گذارہ چلاتے ہیں وہ بھی بطلان سے مال کھاتے ہیں۔ ایسا ہی طبیبوں کے ساتھ پنساری بھی ہوتے ہیں۔ جو جھوٹی چیزیں دیکر سچی چیزوں کی قیمت وصول کرتے ہیں۔ اور بے خبر لوگوں کو طرح طرح کے دھوکے دیتے ہیں۔ اور پھر پیچھے سے کہتے ہیں کہ فلاں تھا تو دانا مگر ہم نے کیسا اُلّو سا بنا دیا۔ ایسے لوگوں کا مال حلال مال نہیں ہوتا بلکہ وہ حرام ہوتا ہے اور بطلان کے ساتھ کھایا جاتا ہے۔ مومن کو ایک مثال سے باقی مثالیں خود سمجھ لینی چاہئیں۔ مَیں نے زیادہ مثالیں اس واسطے نہیں دی ہیں کہ کہیں کوئی نہ سمجھ لے کہ ہمیر بدظنیاں کرتا ہے۔ اسی واسطے مَیں نے اپنے پیشہ کا ذکر کیا ہے۔ میں اسے کوئی بڑا علم نہیں سمجھتا میں اسے ایک پیشہ سمجھتا ہوں طبیبوں سے حکما لوگ ڈرتے ہیں اس لئے انھوں نے اس پیشہ کا نام صنعت رکھا ہے۔ یاد رکھو یہ بھی ایک کمینگی کا پیشہ ہے اس میں حرامخوری کا بڑا موقع ملتا ہے۔ اور طب کے ساتھ پنساری کی دوکان بنانا اس میں بہت دھوکہ ہوتا ہے۔ صحت کا اندازہ ایسے لوگوں کو ہوتا ہے نہ مریض کی پوری تشخیص ہوتی ہے۔ اور پھر نہایت ہی معمولی سی جنگل کی سوکھی ہوئی بوٹی دیکر مال حاصل کر لیتے ہیں۔ یہ بھی سخت درجہ کا بطلان کے ساتھ مال کھانا ہے وہ جو مَیں نے اپنے جیبوں کا ذکر کیا ہے چند روز ہوئے ایک عمدہ کتاب بڑی خوشنما بڑی خوبصورت اور دل لبھانے والی اس کی جلد تھی جس پر رنگ لگا ہوا تھا۔ اس کو جو کہیں رکھا تو اور چیزوں کو بھی اس سے رنگ چڑھ گیا۔ جس سے ہمیں بہت دکھ پہنچا۔ غرض ایسی جلد گرنے جو جلد کی قیمت لی ہے حقیقت میں وہ حلال مال نہیں بلکہ بطلان سے حاصل کیا ہوا ہے۔ اسی طرح اور بھی پیشے ہیں مگر ان کا ذکر میں اس واسطے نہیں کرتا کہ کسی کو رنج نہ پہنچے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ حکام تک مال نہ پہنچاؤ۔ بعض لوگ یونہی لوگوں کو وسوسے ڈالتے رہتے ہیں اور لوگوں کو ناجائز طور پر پھنسانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے بعض لوگ ان سے ڈر جاتے ہیں۔ اور نقصان اٹھا لیتے ہیں۔ غرض روزہ جو رکھا جاتا ہے تو اس لئے کہ انسان متقی بننا سیکھے ہمارے امام فرمایا کرتے ہیں۔ کہ بڑا ہی بدقسمت ہے وہ انسان جس نے رمضان تو پایا مگر اپنے اندر کوئی تغیر نہ پایا۔ پانچ سات روزے باقی رہ گئے ہیں ان میں بہت کوشش کرو۔ اور بڑی دعائیں مانگو۔ بہت توجہ الی اللہ کرو اور استغفار اور لاحول کثرت سے پڑھو۔ قرآن مجید سُن لو سمجھ لو سمجھا لو۔ جتنا ہو سکے صدقہ اور خیرات دے لو۔ اور اپنے بچوں کو بھی تحریک کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں توفیق دے۔ آمین۔

مجربات نورِ دین

حضرت حکیم الامتہ مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا نام طبی دُنیا میں جس عزت اور وقعت کی نظر سے لیا جاتا ہے وہ امر ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جیسے آپ کو دینی علوم میں خاص قسم کی قابلیت اور فہم عطا کیا ہے اسی طرح علم طب میں آپ کو خاص مذاق اور حذاقت عطا فرمائی ہے مَیں نے اپنے ذاتی اور عام فایدہ کے لئے آپ کے طبی مجربات کو جو ہر قسم کے ڈاکٹری۔ یونانی اور ویدک معالجات پر مشتمل ہیں آپ کی بیاض سے جمع کیا ہے اور آپ ہی کی تجویز اور اشارہ سے اس کو مرتب کیا۔ جس کی اصلاح بھی آپ نے فرمائی ہے۔ یہ سلسلہ ایسا آسان اور عام فہم کیا گیا ہے کہ ہر شخص اس سے فایدہ اُٹھا سکتا ہے۔ ہر مرض کے اسباب۔ علامات۔ اور مختلف مجرب اور آسان علاج اس میں لکھے گئے ہیں۔ یہ کتاب اپنے مضمون کے لحاظ سے کیسی جامع اور مفید ہو گی وہ اسی سے ظاہر ہے کہ حضرت حکیم الامت کے مجربات ہیں۔ حضرت ممدوح کی مجربات قطع نظر اس کے کہ بیش قیمت اور مفید مجموعہ ہے آپ سے محبت رکھنے والوں کے لئے ایک علمی یادگار ہے اس لئے امید کی جاتی ہے کہ ہر شخص اس مفید مجموعہ کو بہت جلد خرید لیگا۔ فی الحال پہلی جلد تیار ہے قیمت ۱۰/ علاوہ محصولڈاک۔

حقیقت نماز شائع ہو گئی

کتاب حقیقت نماز جس میں خدا کے فضل سے نماز کی حقیقت کو بڑی تفصیل سے لکھا گیا ہے شائع ہو چکی ہے اس کتاب کا پڑھنا ہر ایک پر ضروری ہے۔ نماز کے کل مسائل کو بڑی وضاحت سے بیان کرنے کے علاوہ حضرت اقدس کے دعاوی پر بھی ضمناً بحث کی ہے اور جیسا کہ اس سے قبل مکمل فہرست الحکم مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۷ء میں بطور ضمیمہ شائع کر چکا ہوں۔ آخری پارے کی چند سورتوں کی تفسیر بھی درج کی گئی ہے کتاب کی قیمت بلحاظ اس کی خوبیوں کے کم ہے یعنی مع محصولڈاک ۱۲/ اور علاوہ محصول صرف ایک روپیہ۔ درخواست ذیل کے پتہ پر آنی چاہیئے۔

شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان دارالامان

اخبار مفید روزگار

یہ ہفتہ وار پرچہ ہندوستان کے عظیم الشان شہر بمبئی سے شائع ہوتا ہے۔ سوشیل اور پولٹیکل معاملات پر نہایت متانت سے بحث کی جاتی ہے۔ گورنمنٹ عالیہ کا سچا جان نثار اور رعایا کا خدمت گذار ہے رعایا کی شکایت کو مناسب پیرایہ میں حکام تک پہنچانا اس کا اعلیٰ فرض ہے۔ مراسلت میں ملک کے مستند اور اعلیٰ پایہ والے حضرات کے مضامین ہوتے ہیں۔ چیدہ چیدہ خبریں اور تجارتی خبریں بھی ہوتی ہیں۔ اسلامی واقعات کی خبروں اور تجارتی خبروں کے دینے میں مفید روزگار ہندوستان کے اخبارات سے سبقت کرتا ہے۔ اللواء۔ المویّد۔ الحرام۔ المنار۔ منظوم وغیرہ کے ترجمے ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے لایق اور رؤسا عظام اسپر نظر عنایت رکھتے ہیں۔ باوجود اس کے قیمت ۴ سالانہ پیشگی۔ نامہ نگاروں کو انعام بھی تقسیم ہوتے ہیں۔

منیجر دفتر اخبار مفید روزگار سے طلب فرمایئے۔ بمبئی

خطبہ جمعۃ الوداع

(از حضرت حکیم الامۃ یکم نومبر ۱۹۰۷ء)

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ اما بعد ۔ اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم ۔ شھر رمضان الذی اُنزل فیہ القراٰن .... الآیۃ .... ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل و تدلوا بھآ الی الحکام لتاکلوا فریقاً من اموال الناس بالاثم و انتم تعلمون ؎

رمضان کے دن بڑے بابرکت دن ہیں ۔ اب یہ گذرنے کو ہیں ۔ یہ دن پھر ہم کو اس رمضان میں نہیں آئے گا ۔ نہیں معلوم آیندہ رمضان تک کس کی حیاتی ہے اور کس کی نہیں ۔ اللہ تعالےٰ نے اس مہینے میں خاص احکام دئے ہیں اور اُن پر عمل کرنے کی خاص تاکید کی ہے ۔ جو لوگ مسافر ہیں یا بیمار ہیں ۔ ان کو تو سفر کے بعد اور بیماری سے صحتیاب ہو کر روزے رکھنے کا حکم ہے ۔ مگر دوسرے لوگوں کو دن کے وقت کھانا پینا اور بیوی سے جماع کرنا منع ہے ۔ کھانا پینا بقائے شخص کے لئے نہایت ضروری ہے اور جماع کرنا بقائے نوع کے لئے سخت ضروری ہے اس مہینہ میں خدا نے دن کے وقت ایسی ضروری چیزوں سے رُکے رہنے کا حکم دیا تھا ۔ ان چیزوں سے بڑھکر اور کوئی چیزیں ضروری نہیں سبے شک سانس لینا ایک نہایت ضروری چیز ہے مگر انسان اس کو چھوڑ نہیں سکتا ۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ اس واسطے بنایا ہے کہ جب انسان گیارہ مہینے سب کام کرتا ہے اور کھانے پینے بیوی سے جماع کرنے میں مصروف رہتا ہے تو پھر ایسی ضروری چیزوں کو صرف دن کے وقت خدا تعالیٰ کے حکم سے ایک ماہ کے لئے ترک کر دے ۔ اور پھر دیکھو جہاں ایک طرف ان ضروری اشیا سے منع کیا ہے دوسری طرف تدارس قرآن ۔ قیام رمضان اور صدقہ وغیرہ کا حکم دیا ہے ۔ اور اس میں یہ بات سمجھائی ہے ۔ کہ جب ضروری چیزیں چھوڑ کر غیر ضروری چیزوں کو خدا کے حکم سے اختیار کیا جاتا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کے برخلاف غیر ضروری چیزوں کو حاصل کیا جاتا ہے ۔ رمضان کے مہینہ میں دعاؤں کی کثرت تدارس قرآن قیام رمضان کا ضرور خیال رکھنا چاہئیے ۔ حدیث شریف میں لکھا ہے ۔ من قام رمضان ایماناً و احتساباً غفرلہ ما تقدم من ذنبہ

مگر افسوس کہ بعض لوگ کہتے ہیں ۔ کہ رمضان میں خرچ بڑھ جاتا ہے حالانکہ یہ بات غلط ہے ۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ لوگ روزہ کی حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں ۔ سحرگی کے وقت اتنا پیٹ بھر کر کھاتے ہیں کہ دوپہر تک بدہضمی کے ڈکار ہی آتے رہتے ہیں اور مشکل ہے جو کھانا ہضم ہونے کے قریب پہنچا بھی تو پھر افطار کے وقت عمدہ عمدہ کھانے اپکوا کے وہ اندھیر مارا اور ایسی شکم پُری کی کہ وحشیوں کی طرح نیند پر نیند اور سستی پر سستی آنے لگی اتنا خیال نہیں کرتے کہ روزہ تو نفس کے لئے ایک مجاہدہ تھا ۔ نہ یہ کہ آگے سے بھی زیادہ بڑھ چڑھکر خرچ کیا جاوے اور خوب پیٹ بھر کے کھایا جاوے ۔ یاد رکھو اسی مہینہ میں ہی قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا تھا ۔ اور قرآن مجید لوگوں کے لئے ہدایت اور نور ہے اسی کی ہدایت کے بموجب عمل درآمد کرنا چاہئیے روزہ سے فارغ البالی پیدا ہوتی ہے ۔ اور دُنیا کے کاموں میں سکھ حاصل کرنے کی راہیں حاصل ہوتی ہیں ۔ آرام تو یا مر کر حاصل ہوتا ہے یا بدیوں سے بچ کر حاصل ہوتا ہے اس لئے روزہ سے بھی سکھ حاصل ہوتا ہے اور اس سے انسان قرب حاصل کر سکتا اور متقی بن سکتا ہے ۔ اور اگر لوگ پوچھیں کہ روزہ سے کیسے قرب حاصل ہو سکتا ہے ۔ تو کہدو ۔

فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی لعلھم یرشدون ۔ یعنے مَیں قریب ہوں اور اس مہینہ میں دعائیں کرنے والوں کی دعائیں سُنتا ہوں چاہیئے کہ پہلے وہ ان احکاموں پر عمل کریں جن کا مَیں نے حکم دیا اور ایمان حاصل کریں تاکہ وہ مراد کو پہنچ سکیں ۔ اور اس طرح سے بہت ترقی ہوگی ۔ بہت لوگ اس مہینہ میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا جائز نہیں سمجھتے تھے ۔ مگر خدا تعالیٰ چونکہ جانتا تھا کہ قوی آدمی ایک مہینہ تک صبر نہیں کر سکتا ۔ اس لئے اُس نے اجازت دیدی کہ رات کے وقت اپنی بیویوں سے تم لوگ صحبت کر سکتے ہو ۔ بعض لوگ ایک مہینہ تک کب باز رہ سکتے ہیں ۔ اس لئے خدا نے صبح صادق تک بیوی سے جماع کرنے کی اجازت دے دی ۔ بدنظری ۔ شہوت پرستی ۔ کینہ بغض ۔ غیبت اور دوسری بدباتوں سے خاص طور پر اس مہینہ میں بچے رہو ۔ اور ساتھ ہی ایک اور حکم بھی دیا ۔ کہ رمضان میں اس سنت کو بھی پورا کرو کہ رمضان کی بیسویں صبح سے لیکر دس دن اعتکاف کیا کرو ۔ ان دنوں میں زیادہ توجہ الی اللہ چاہئیے ۔ اور پھر رمضان کے بعد بطور نتیجہ کے فرمایا ۔ ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل و تدلوا بھا الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم و انتم تعلمون یعنے ناحق کسی کا مال لینا ایسا ضروری نہیں ۔ جیسے کہ اپنی بیوی سے جماع کرنا یا کھانا پینا ۔ اس لئے خدا تعالیٰ سکھاتا ہے کہ جب تم خدا کی خاطر کھانے پینے سے پرہیز کر لیا کرتے ہو تو پھر ناحق کا مال اکٹھا نہ کرو ۔ بلکہ حلال اور طیب کما کر کھاؤ اکثر لوگ یہی کہتے ہیں ۔ کہ جب تک رشوت نہ لی جاوے اور دغہ فریب اور کسی طرح کی بد دیانتیاں عمل میں نہ لائی جاویں ۔ روٹی نہیں ملتی ۔ یہ ان کا سخت جھوٹ ہے ۔ ہمیں بھی تو ضرورت ہے ۔ کھانے پینے پہننے سب اشیا کی خواہش رکھتے ہیں ہماری بھی اولاد ہے ان کی خواہشوں کو ہمیں بھی پورا کرنا پڑتا ہے ۔ اور پھر کتابوں کے خریدنے کی بھی ہمیں ایک دھت اور ایک فضولی ہمارے ساتھ لگی ہوئی ہے ۔ گو اللہ کی کتاب ہمارے لئے کافی ہے اور دوسری کتابوں کا خرید کرنا اتنا ضروری نہیں مگر میرے نفس نے ان کا خرید کرنا ضروری سمجھا ہے ۔ اور گو مَیں اپنے نفس کو اس میں پوری طرح سے کامیاب نہیں ہونے دیتا مگر پھر بھی بہت سے روپئے کتابوں پر ہی خرچ کرنے پڑتے ہیں ۔ مگر دیکھو ہم بڈھے ہو کر تجربہ کار ہو کر کہتے ہیں ۔ کہ خدا تعالیٰ انسان کو اس کی ضرورت سے زیادہ دیتا ہے ۔ بد سے بد پیشہ طبابت کا ہے جس میں سخت جھوٹ بولا جا سکتا ہے اور حد درجہ کا حرام مال بھی کمایا جا سکتا ہے ایک راکھ کی پڑیا دیکر طبیب کہتا ہے کہ یہ سونا کا کشتہ ہے ۔ فلانی چیز کے ساتھ اسے کھاؤ ۔ اور ایسے ہی طرح طرح کے دھوکے دئیے جا سکتے ہیں ۔ جس طبیب کو پوری فہم نہیں پوری تشخیص

نہیں اور دوائیں دے دے کر روپیہ کماتا ہے تو وہ بھی بطلان سے مال کماتا ہے۔ وہ مال طیب نہیں بلکہ حرام مال ہے۔ اسی طرح جتنے جعلساز جھوٹے اور فریبی لوگ ہوتے ہیں اور دھوکوں سے اپنا گذارہ چلاتے ہیں وہ بھی بطلان سے مال کھاتے ہیں۔ ایسا ہی طبیبوں کے ساتھ پنساری بھی ہوتے ہیں۔ جو جھوٹی چیزیں دیکر سچی چیزوں کی قیمت وصول کرتے ہیں۔ اور بے خبر لوگوں کو طرح طرح کے دھوکے دیتے ہیں۔ اور پھر پیچھے سے کہتے ہیں کہ فلاں تھا تو دانا مگر ہم نے کیسا اُلّو بنا دیا۔ ایسے لوگوں کا مال حلال مال نہیں ہوتا بلکہ وہ حرام ہوتا ہے اور بطلان کے ساتھ کھایا جاتا ہے۔ مومن کو ایک مثال سے باقی مثالیں خود سمجھ لینی چاہئیں۔ میں نے زیادہ مثالیں اس واسطے نہیں دی ہیں کہ کہیں کوئی نہ سمجھ لے کہ ہم پر بدظنی کرتا ہے۔ اسی واسطے میں نے اپنے پیشہ کا ذکر کیا ہے۔ میں اسے کوئی بڑا علم نہیں سمجھتا میں اسے ایک پیشہ سمجھتا ہوں طبیبوں سے حکما لوگ ڈرتے ہیں اس لئے انہوں نے اس پیشہ کا نام صنعت رکھا ہے۔ یاد رکھو یہ بھی ایک کمینگی کا پیشہ ہے اس میں حرامخوری کا بڑا موقع ملتا ہے۔ اور طب کے ساتھ پنساری کی دوکان بنانا اس میں بہت دھوکہ ہوتا ہے۔ صحت کا اندازہ ایسے لوگوں کو ہوتا ہے نہ مریض کی پوری تشخیص ہوتی ہے۔ اور پھر نہایت ہی معمولی سی جنگل کی سوکھی ہوئی بوٹی دیکر مال حاصل کر لیتے ہیں۔ یہ بھی سخت درجہ کا بطلان کے ساتھ مال کھانا ہے وہ جو میں نے اپنے جیبوں کا ذکر کیا ہے چند روز ہوئے ایک عمدہ کتاب بڑی خوشنما بڑی خوبصورت اور دل لبھانے والی اس کی جلد تھی جس پر رنگ لگا ہوا تھا۔ اس کو جو کہیں رکھا تو اور چیزوں کو بھی اس سے رنگ چڑھ گیا۔ جس سے ہمیں بہت دکھ پہنچا۔ غرض ایسی جلدگر نے جو جلد کی قیمت لی ہے حقیقت میں وہ حلال مال نہیں بلکہ بطلان سے حاصل کیا ہوا ہے۔ اسی طرح اور بھی پیشے ہیں مگر ان کا ذکر میں اس واسطے نہیں کرتا کہ کسی کو رنج نہ پہنچے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ حکام تک مال نہ پہنچاؤ۔ بعض لوگ یونہی لوگوں کو وسوسے ڈالتے رہتے ہیں اور لوگوں کو ناجائز طور پر پھنسانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے بعض لوگ ان سے ڈر جاتے ہیں۔ اور نقصان اٹھا لیتے ہیں۔ غرض روزہ جو رکھا جاتا ہے تو اس لئے کہ انسان متقی بننا سیکھے ہمارے امام فرمایا کرتے ہیں۔ کہ بڑا ہی بدقسمت ہے وہ انسان جس نے رمضان تو پایا مگر اپنے اندر کوئی تغیر نہ پایا۔ پانچ سات روزے باقی رہ گئے ہیں ان میں بہت کوشش کرو اور بڑی دعائیں مانگو۔ بہت توجہ الی اللہ کرو اور استغفار اور لاحول کثرت سے پڑھو۔ قرآن مجید سن لو سمجھ لو سمجھا لو۔ جتنا ہو سکے صدقہ اور خیرات دے لو۔ اور اپنے بچوں کو بھی تحریک کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں توفیق دے۔ آمین۔

نظم

ذیل میں ایک نظم مولوی غلام رسول صاحب راجیکے ضلع گجرات کی درج کیجاتی ہے۔ جو مولویصاحب موصوف نے حضرت اقدس ؑ کے حضور سنائی تھی اور جسے حضور علیہ السلام نے پسند فرمایا ہے۔ ایڈیٹر

مسیحا آگئے دنیا میں کوئی آنکو جا دیکھو
رسولوں کا سا مکھڑا اور نبیوں کا سا چہرہ ہے
ہی یکتا دلبری میں اور یگانہ دلربائی میں
نرالا نازنینوں سے ہے ہر ناز و ادا اس کا
نہ جسپر ہو حسن یوسف کی پرانی داستاں ہے ہم
وہ جانان ازل کا راز سربستہ کہلاتا ہے
خدا کی ذات لطف گرچہ ہیں مخفی و پنہاں ہے
غلام احمد ہے احمد اور احمد ظاہری احمد ہے
زمانہ میں نیا رنگ آگیا ہے اسکے آنے سے
جدہر دیکہو ہوا اک چل رہی ہے تیز وحدت کی
نئی اب ایک ہلچل مچگئی ہے ساری دنیا میں
سنا ہے اہل یورپ اور امریکہ تلک ہر ایک
وہ تثلیث اور کفارہ کا پرانا جن نصاریٰ کا
تہے عیسیٰ کی الوہیت کو صدیوں سے جو شیدائی
بحمد اللہ ہوا ٹکڑے وہ بت عیسیٰ پرستی کا
بخوبی ہوگیا ثابت کہ عیسےٰ مر گیا لیکن
خدا نے خود بتا دی ہے وفات اسکی صراحت سے
نبی پاک اور اصحاب نبی بھی اسکے قایل ہیں
نہ کر موت احمد کچھ نہیں اظہار ہم غم کا
محمد کی خاک یثرب میں مسیحا آسمان پر ہو
مثیل ابن مریم کو سمجھ بیٹھے وہی عیسےٰ
ہیں لکھے صاف قرآں میں برابر سلسلے دونو
مثیل اول کو اول کا تو خود اقرار کرتے ہیں
یہ دونوں سلسلے تھے پہلے دونوں کو الگ سمجھیں
تعجب ہے کہ موسیٰ کا مثیل ہو اور عیسےٰ کا
مسلماں ہوگئے مثل یہودی اور نصاریٰ بھی
بانکار مثیل ابن مریم ہیں یہودی یہ
بنے انکار سے جس کے یہ امت حال منتیں
ہزاروں اور لاکھوں ہیں نشاں اسکی صداقت پر
صدی کا ابتدا ہی ہے نشاں اسکی صداقت کا
زمین و آسمان شمس و قمر اور بحر و بر شاہد
سواری ریل کی اور تار برقی اور اخباریں
ہوئی دنیا مثال شہر وحدت کی بنی صورت
دلالت کر رہا ہے اجتماع یہ اہل دنیا کا

مثیل ابن مریم اور شبیہ مصطفےٰ دیکھے
جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الرُّسُلِ و الانبیا دیکھے
نہیں اس سا کوئی ہمنے بہت سے دلربا دیکھے
حسینوں کے بھی ہیں ہمنے بہت ناز و ادا دیکھو
کرہم نے آج یوسف سے زیادہ دلربا دیکھو
خدا کو دیکھنا ہو جسنے وہ بس اسکو آ دیکھے
مگر دیکھے اسی جو آئینہ حق نما دیکھے
مگر دیکھے وہی جو بغض سے پردہ اٹھا دیکھو
سماں دیکھا نیا ہے اور نئے ارض و سما دیکھے
امید ہے اب مٹینگے تفرقے جو سالہا دیکھے
بدلتے ہیں نئے کچھ ڈہنگ ہر سو جابجا دیکھے
محقق ہوگیا مذہب کا تار راہ صفا دیکھے
ہر طرف آج اس سے ہی کئی قیدی رہا دیکھے
وغائب اسکی عبودیت کے قایل برملا دیکھے
نصاریٰ کا خدا کشمیر میں ہر اک مرا دیکھے
ہے صد افسوس یہ ملاں بانکار وا با دیکھو
ہے لکھا صاف قرآں میں شواہد جابجا دیکھے
غضب کرتے ہیں یہ ملاں عجب یہ بحیا دیکھو
بھڑک اٹھتے ہیں عیسیٰ کے لئے۔ کوئی سنا دیکھو
ہے اُف ایسے عقیدہ پر کہ جسمیں افترا دیکھو
یہودی جیسے سمجھے اور مثیل ایلیا دیکھو
مثیل اول کا ثانی اور تناسب بالصفا دیکھو
مگر اول کے آخر کا نہ مانیں۔ کیا خطا دیکھے
مگر دونوں کے آخر میں فقط عیسےٰ بپا دیکھو
یہ ہو کوئی عجب لوگوں کی کج فہم و ذکا دیکھو
نبی نے جیسے فرمایا وہ وصف نہیں بجا دیکھو
نصاریٰ ہاں بانکار مثیل مصطفےٰ دیکھو
زمانے حال منتیں اسکو۔ کیا جفا دیکھے
ہیں سچے اپنے دعوی میں یہ حضرت سیدنا دیکھو
مجدد آگئے دین کے جو ہیں مد اللہ جی دیکھے
زلازل اور طاعون نشاں ہیں جابجا دیکھے
ہیں نکلے سب گواہ آج جہاں تا صدا دیکھے
کہ تا ہر ایک اک ناآشنا کو آشنا دیکھے
کہ مذہب کا بھی ہوگا اجتماع جیسے ادا دیکھے

مسیحی قوم سے دیکھا کمال دنیوی لیکن
خدا کے فضل و رحمت سے یہ دور آیا مبارک ہے
گئی اُٹھ دقتیں سب دین اور دنیا کی اسی سے
مبارک وقت ہے یہ نور اور باران رحمت کا
صدائیں آرہی ہیں کان میں اور گونج وحدت کی
ہے ڈنکا بج رہا توحید کا ہر سو زمانہ میں
ہے ہونیکو نیا کچھ اب زمانہ میں جہاں والو
ہے سمجھا کچھ کہ یہ دلکش بہاریں اور عجب موسم
میں سچ کہتا ہوں یہ سب کچھ مسیحا کی ہے آمد سے
اتر آیا مسیحا اے جہاں تجھکو مبارک ہو
مبارک سرزمین قادیاں دارالاماں جسمیں
بحمد اللہ کہ ہم نے خود بچشم خود ہیں جا دیکھو
کوئی پوچھے اگر ہم سے عجائب ان میں کیا دیکھو
ہاں ایسے۔ واسطے ہے جنکو صد نور و ضیا دیکھے
کہڑے ہیں خدمتیں جو انکی وہ سب ہی پارسا دیکھے
صحابہ کا نمونہ دیکھا ہے ان کی جماعت میں
ہے روز افزوں ترقی میں جماعت پاک مرسل کی
اترتے ہیں یہاں ہر روز نئے طالب نئے مہماں
عجب ہے قادیاں دارالاماں گر کوئی آ دیکھے
چمکتا ہے یہ سینہ نشانوں کی تجلی سے
یہی ہے وہ موسم عالم میں مسیحا کے نشانوں کی
رسولوں کا نمونہ اور ادا دیکھے سبھی آمیں
اسی کے ہاتھ سے دیکھا فرو دجال کا فتنہ
اسی کے خنجر حق سے وہ بت باطل پرستی کا
اسی کے تیغ براں سے صف اعدا ہوئی ٹکڑے
کہڑا میدان دعوت میں اکیلا اور سب دنیا
گئے سب بھاگ میداں سے بڑی لاف و غضب دیکھے
نبی کے دین کا جھنڈا قلم سے آج بڑھ نکلا

مسیح موعود سے دیں کے کمالات العلےٰ دیکھو
کہ جسمیں دین اور دنیا کے باہم اتحاد دیکھے
عجب اسباب پیدا ہوگئے مشکل کشا دیکھے
ہیں نازل ہورہے برکات جسمیں جا بجا دیکھو
وہ عقدے تفرقہ کے مائل دارالفنا دیکھے
جہاں میں حق پرستی کے ہی ہیں موجد علاوہ دیکھو
کہ دنیا کے بدلتے کچھ نئے طرز و ادا دیکھے
ہوگئیں جلوہ گر جن سے عجائب دلکشا دیکھو
وہی جسکی طرف سارا جہاں آنکھیں لگا دیکھے
ہوا اترا آسماں سے ہے کوئی کرشمہ دا دیکھے
زمانہ کے مبارک وہ مطاع و مقتدا دیکھے
مسیحا سے محمد میں محمد مصطفےٰ دیکھے
تو بتلائینگے ہم اسکو کہ ہم نے ماجرا دیکھے
خدا اور زمیا و دیکھے ہاں سارے اولیا دیکھے
جو بیٹھے پاس ہیں سب اتقیا و اصفیا دیکھے
سبھی بھائی جماعت کے ہیں اخوان الصفا دیکھو
بحمد اللہ مقابل پہ تنزل میں عدا دیکھے
کہڑے در پر فقیروں کی طرح شاہ و گدا دیکھے
تو اپنے ہر مرض کی یاں ملا دیکھے شفا دیکھے
معارف اور حقایق ہیں نئے صبح و مسا دیکھے
بھرا ارض و سما ہے ان سے کوئی چشم وا دیکھے
اگر دیکھے دم عیسےٰ تو موسیٰ کا عصا دیکھے
اسی کے ہاتھ سے شیطاں ہے کہ موذی فنا دیکھے
گرا ہے پاش پاش ہو کر نہ پھر یہ اعتلا دیکھے
مرے لاکہوں یہودی اور نصاریٰ آج یا دیکھے
مقابل میں ہے تا اپنا ہر اک زور آزما دیکھے
بجا دنکا مسیحا کا عجب مجد و علا دیکھے
مسیحا المفیں احمد عجب شیر خدا دیکھے

عاجز غلام رسول احمدی ساکن موضع راجیکے ضلع گجرات پنجاب

خطاب بمخالفین از گلاب الدین احمدی رہتاسی

نظم

ناراض آپ کیوں ہیں مسیح الزماں کے
مہدی کو لقب کافر و بیدیں دیکے تم
عیسےٰ کو بہانہ ہے بنائے ہے دجال کا خطاب
کافر ہی یا نفسانیاں کرتے ہیں دین پر
دین کا ہو بول بالا تمنائے دل ہوس!

باتیں تو انکی سنو ہیں فدا وکی کان سے
ڈرتے نہیں ہو مالک کون و مکان سے
انصاف ہی کچھ ہوگیا گم ہے جہان سے
قربان راہ حق پہ ہوئے مال و جان سے!
اس دہن میں کہ ہستہ کا بیاں رکی جہاں سے!

ابھی نہیں ہیں دور سے یہ بدگمانیاں
بھیجا اُسے سلام رسول کریم نے
آزادہ و رہیدہ ہی جذباتِ ارض سے
حق کا فدائی اور فنا فی الرسول ہے
آیاتِ بینات فزوں ہیں شمار سے
کردی ہیں ختم دیں کی آکر لڑائیاں
پہونچی ہے ریل دوستو دیکھو حجاز تک
کسرِ صلیب کردیا عیسےٰ کو مار کر
طاعون و زلزلے کی شہادت زمین پہ ہو
آخر کو منہ کی کھا کے گرا چاروں شانے چت
تفسیر لکھ سکے نہ مقابل میں گولڑوی
گوشہ نشیں بناوہ ایسا ہوا ذلیل
مہدی خونی کا ہے انکار کر چکا
پہونچا مراد اپنی کو ہیں کا وہ نکتہ چیں
ثابت ہوا عدالتِ اعلےٰ میں کرم دیں
لدھیانوی فنا ہوا۔ امرتسری مرا
مرزا فقیر فوت ہوا دوالمیال میں
آتھم مرا۔ ڈوئی مرا۔ اور لیکھرام بھی
مار لگی ہے مت کہ اٹھایا نہ فائدہ
آنکھوں سے دیکھے ٹھیک نشانہ پہ بیٹھتے
کہتے ہو مہدی نکلیں پہاڑوں کے غار سے؟
اوپر سے اُترتے آئیں گے کشتی پہ ندا اور رہ؟
ہونگے پاس زرد میں نازل دمشق میں؟
خنزیر ماریں توڑیں صلیب اور نکالدیں؟
دجال کانا آکے تو اودھم مچائیگا؟
کہلائیگا رسولِ خدا اور خدا بھی وہ؟
مردے جلا کے زندوں کو آکر ملائیگا؟
پاس اسکے سیم و زر ہو زیادہ شمار سے؟
غرضیکہ چند روز خدائی کریگا وہ؟
یاجوج پھیل جائیں گے ساری زمین پہ؟
برتینگے ہاتھ پاؤں کو اوزار کی جگہ؟
وہ کچھ ظہور ہو کہ رسولِ کریم نے؟
مذہب ہی کیا وہ جسمیں ہوں قصے کہانیاں
وہ معتبر ہے جو ہو روایاتِ عمرو زید؟
زندہ رسول۔ زندہ کتاب۔ اور زندہ دیں
آنکھوں سے دور کرو تعصب کی پٹیاں
مامورِ حق سے کرتے ہیں ہو مقابلہ
خاصانِ حق ایک ہی ایسا بتائیے
کوئی نبی۔ ولی تو بتاؤ کہ جو نہ ہو
گھر سے نکالا اور چڑھایا صلیب پہ
توبہ کرو ابھی تو درِ توبہ باز ہے

پاس آکے جانچو تجربہ اور امتحان کر
اور خود خدا ہے بولتا اسکی زبان سے
نازل ہوا ہے گویا ملک آسمان سے
ملہم من اللہ واقفِ سرِ نہاں سے
اور پیشگوئیاں ہیں زیادہ بیان سے
ہوگا ہی جنگ و جدل تو قلم و زبان سے
اونٹوں کی مانگ و ٹھہ گئی سارے جہان سے
اور مار ڈالے کتنے ہی خنزیر جان سے
شمس و قمر گواہیاں دیں آسمان سے
جس نے مباہلہ کیا اس پہلوان سے
لاہور گرچہ پہونچے بڑے عزوشان سے
کرسکا کچھ نہیں ہلے ہاتھ اور زبان سے
باقی ہے اتحاد امام الزمان سے
حسرت ہی ہاتھ ملتا گیا اس جہان سے
ویسا ہی جیسا نکلا مسیح کی زبان سے
غرضیکہ جو اڑا وہ گرا آسمان سے
جموں کے بے چراغ گیا خان و مان سے
لاہوری اور قصوری گئے اس جہان سے
طاعون اور زلزلے جیسے نشان سے
نکلے ہی تیر جتنے کہ اسکی کمان سے
آئیں مسیح ناصری پھر آسمان سے؟
پاس آکے وہم سے کو دیں نردبان سے؟
مینار پر وہ اُترتے ہوئے آسمان سے؟
سیف و سناں سے کفر کو ساری جہان سے؟
دوڑائے گا گدھے کو وہ کس آن بان سے؟
مومن پھریں گے بھاگتے اس عالیشان سے؟
موڑیگا جس کو چاہیگا اگلے جہان سے؟
جھکڑے ہوں اسکو ساتھ لدے آب و نان سے؟
پھر عیسے اس کو مارینگے آخر کو جان سے؟
ماجوج بڑے ہوئیں گے وہم و گمان سے؟
اور اوڑھنے بچھونے کا لیں کام کان سے؟
عملاً کیا ہے اور نہ کہا ہے زبان سے؟
مذہب ہے وہ جو زندہ ہو تازہ نشان سے
یا جو براہِ راست ہو حق کی زبان سے؟
زندہ خدا ملے گا تو دارالامان سے
پہونچے گا تم کو نور سہ قادیان سے
کرتے ہو جنگ خالقِ ہر دو جہان سے
جنچ رہا ہو خلق خدا کی زبان سے
نالاں مخالفین کے دست و زبان سے
اور زہر دیکے مارے ہیں کتنے ہی جان سے
بولو نہ ان کے حق میں کبھی بد زبان سے

طاعت کرو شرائط بیعت کو مان لو
گر دو جہاں میں رہنا ہے امن و امان سے
پوری کبھی تو ہوگی تیری التجا گلاب
تائید حق کئے جا تو قلم و زبان سے

گلاب الدین احمدی رہتاسی

واقعات حقہ کا انکار ٹھیک نہیں

(گذشتہ سے پیوستہ)

اور آیت **الیوم اکملت لکم دینکم** بھی اس واقعہ عظیمہ کی طرف رہنمائی کرتی۔ کیونکہ دین کی تکمیل دو ہی حصوں میں تقسیم ہوسکتی ہے۔ ایک حصہ کا نام تو **تکمیل ہدایت** ہے اور دوسرے حصہ کا نام **تکمیل اشاعت** ہے۔ اسمیں کچھ شک نہیں اور کسی مسلمان کو بھی اس بات سے انکار نہیں ہوسکتا کہ **تکمیل ہدایت** تو پہلی بعثت میں ہی ہوچکی تھی۔ اور ہر ایک طرح کی دینی ہدایت ہمارے لئے قلمبند ہوچکی تھی اور ایک ایسی جامع کتاب ہمارے پاس موجود ہوگئی تھی جس میں دین اسلام کے ہر ایک ضروری مسئلہ کا کامل بیان ہے۔ اور ان سب احکام کی ہر طرح سے تفصیل موجود ہے جن کو اللہ تعالےٰ نے ہماری ہدایت کے لئے ضروری سمجھا ہے۔ مگر یہ بات کسی عقلمند سے پوشیدہ نہ ہوگی کہ **تکمیل اشاعت** اس زمانہ میں نہیں ہوئی تھی۔ امریکہ۔ افریقہ اور یورپ وغیرہ بر اعظم تو درکنار ایشیا میں بھی پورے طور پر اشاعت نہیں ہوئی تھی۔ ان دنوں میں تو اسلامی سورج ایشیا کے ایک الگ تھلگ حصہ اور تقریباً تمام دنیا کے نقطہ مرکز پر اپنی شعاعیں دکھا رہا تھا۔ اور زبان حال سے ایک ایسے زمانہ کیطرف اشارہ کر رہا تھا جبکہ تمام دنیا اس حقیقی آفتاب سے روشنی حاصل کر کے ایک نورانی چمک دکھائیگی۔ اور الفاظ **الیوم اکملت** ہی ایک ایسے زمانہ کا پتہ دیتے ہیں جبکہ دین اسلام باطنی اور ظاہری طور پر اپنے پورے کمال کو پہونچ جاوے گا۔ اور جیسے یہ اپنے آپ میں پورے طور سے کمال کو پہنچا ہوا ہے ویسے ہی یہ عملی اور ظاہری طور پر اور دل کو کمال حاصل کر کے دکھا دے گا۔ اور جیسے آج کے **دن** ہدایت کامل ہوچکی ہے ویسے ہی ایک **دن** آئے گا جبکہ اشاعت بھی کامل ہو جائیگی اور طرح طرح کے سامانِ اشاعت ظہور میں آئیں گے۔ کئی طرح کی چھاپنے والی مشینیں۔ ڈاکخانے۔ چھاپہ خانے۔ تارگھر۔ ریل گاڑیاں۔ سٹیم انجن۔ فونوگراف فوٹوگراف وغیرہ ظہور میں آئیں گے۔ اور دین اسلام کی ہر طرح سے تکمیل اشاعت ہو کر **هو الذى ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله** [۲۸] والی آیت کا کامل ظہور ہو جائے گا اور دنیا اللہ تعالےٰ کے ہزاروں برسوں کے قبل از وقت کئے ہوئے وعدوں کو اپنے مقرر کردہ وقت پر پورا ہوتے دیکھے گی۔ اور دین اسلام ہر پہلو سے کامل اکمل طور پر اپنا جلوہ دکھائیگا اور آنحضرت صلعم کا کامل بروز الٰہی وعدہ کے مطابق مبعوث ہو کر مذاہب فاسدہ کا رد کرے گا اور نشانات الٰہیہ اور براہین قاطعہ سے

مذاہب باطلہ کا بطلان ثابت کر کے ان کا قلع قمع کر دے گا اور مشرق سے لیکر مغرب تک دین اسلام کی سچائی کا ڈنکا بجا دے گا۔ اور دین حق کو سب ادیان باطلہ پر غالب کر کے دکھا دے گا۔

غرض یہ تو آنحضرت صلعم کی بعثت ثانی کے متعلق اور اسی کی تائید میں مختصر طور پر مینے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ جس سے یہ بات ایک حد تک قدر دانوں کے نزدیک قابل قدر معلوم ہوتی ہے۔ کہ آیت زیر قلم یعنے **ثم یمیتکم ثم یحییکم** میں آنحضرت صلعم کی بعثت ثانی کا بھی صاف طور پر اشارہ پایا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں دہریہ لوگ کثرت سے ہوں گے اور خدا تعالٰے کی ہستی سے منکر ہونے کی مرض عام طور پر دنیا میں پھیلی ہوئی ہوگی۔ اور کچھ کچھ لوگ جو زبانی اور علمی طور پر خدا تعالٰے کی ہستی کے قایل ہوں گے۔ انکی عملی حالتیں اسبات کی گواہی دیتی ہونگی کہ وہ حقیقت میں خدا پر یقین نہیں رکھتے۔ اور وہ ایسے امن اور آزادی کا زمانہ ہوگا۔ کہ ایک خبیث سے خبیث خدا تعالٰے کا منکر بھی اپنے دلایل کو عام طور پر علانیہ شایع کر سکیگا۔ اس لئے ایسے خطرناک زمانہ کے آزاد مشرب سوفسطائی اور نام کے مسلم لوگوں کے لئے اس آیت میں اللہ تعالٰے اپنی ہستی کا ایک عظیم الشان اور لاجواب دنداں شکن ثبوت دیتا ہے کہ

ایک بیکس یتیم انسان کے ساتھ قبل از وقت حفاظت اور کامیابی کے وعدے کر کے اور دنیا کے فرزندوں کو انکی بداعمالیوں کیوجہ سے اسکی مخالفت پر کمربستہ کر کے اور ہزارہا اس کے جانی دشمن اور خون کے پیاسے پیدا کر کے آخر اپنے وعدوں کے مطابق اسے صحیح سلامت رکھنا اور ہر طرح سے قبل از وقت وعدوں کے مطابق مظفر و منصور کرنا اور پھر یہ کہ اس کی متبعین کو روحانی زندگی عطا کرنا اور روح القدس سے مدد دینا۔ **کیا یہ میری ہستی پر ایک ایسا زندہ اور بین ثبوت نہیں ہے جس کا تم لوگ کسی طرح سے انکار کر ہی نہیں سکتے ہو؟** اور پھر اس پاک اور معصوم رسول خاتم النبین سے ایک ایسے سلسلہ کی بنیاد ڈالنا اور اسکی اقبالمندی اور فتحمندی کی ۱۳۰۰ برس پہلے خبر دینا اور پھر اس کا وعدہ کے مطابق مقررہ وقت پر ظہور کرنا اور ان سب باتوں کو جو قبل از وقت آنحضرت صلعم کی معرفت بتائی گئی تہیں صاف طور پر پورا کرنا۔ کیا یہ **ایسا صاف اور صریح نشان میری ہستی پر نہیں ہے جسمیں کسیطرح سے بھی شک و شبہ کی گنجایش نہیں؟** اور پھر فرمایا **ثم الیہ ترجعون** یعنے یاد رکھو کہ اگر تم اب بھی انکار کرتے رہوگے۔ تو آخر تم لوگونکو ہماری درگاہ میں تو ضرور ہی حاضر ہونا پڑیگا۔ اسوقت تو سب لوگونکو معلوم ہو جائیگا۔ کہ تمہارا انکار کن وجوہات پر مبنی تہا۔ اور یہ کہ تمہارا کانشنس تمہاری اس حرکت پر تمہیں ملزم کیا کرتا تہا یا نہیں؟ الغرض آیت **كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ** [۱/۳] خدا تعالٰے کی ہستی پر ایک صاف اور روشن دلیل ہے جس سے کسی طرح بھی انکار نہیں ہو سکتا۔

اب پیشتر اس کے کہ میں ان فلسفی دلایل کیطرف رجوع کروں جن سے ماننا پڑتا ہے کہ ایک خدا بھی ہونا چاہیئے اور جو مندرجہ بالا دلایل سے ملکر بفضل خدا ہونا چاہئیے سے ہے تک پہنچ جاتے ہیں انشاء اللہ چند ایک دلایل اس قسم کے پیش کرنیکی کوشش کرونگا۔ جن کو آگے چون و چرا کی بالکل گنجایش نہیں۔ سو واضح رہے کہ آپ لوگ جو صاحب میرے مضمون کو غور سے پڑھتے رہے ہیں گو وہ خوب جانتے ہونگے کہیں اکثر جگہ مختلف پیرایوں میں زمانہ موجودہ کیطرف اشارہ کرتا آیا ہوں کیونکہ میرے نزدیک آنحضرت صلعم کی بعثت ثانی کا یہی زمانہ ہے اور وہ کرشن عیسٰے اور مہدی علیہم الصلوٰۃ والسلام جنکے آخری زمانہ میں نزول کرنیکا مختلف مذاہب میں کسی نہ کسی رنگ میں وعدہ پایا جاتا ہے۔ میرے نزدیک وہ آنحضرت صلعم کی بعثت ثانی کیطرف اشارہ ہے اور حقیقت میں وہ ایک ہی موعود شخص کے مختلف صفات کیوجہ سے مختلف اسماء ہیں۔ ورنہ اصلی کرشن یا عیسٰے یا مہدی یا دوسرے انبیاء اپنے اپنے وقتوں کا اپنا اپنا مفوضہ اور مفروضہ کام کر کے اس خاکی جسم کو یہاں ہی چھوڑ کر چلدیئے تہے اور ان کا دوبارہ آنا حقیقت میں ایک اور شخص کا آنا ہے جو انکی صفات کے رنگ میں رنگین ہوگا اور ہندوؤں کے لئے بحیثیت کرشن کے اور عیسائیوں کے لئے عیسٰے اور مسلمانوں کے لئے مہدی ہوگا لیکن وہ ہوگا ایک ہی شخص۔ یا مثال کے طور پر یوں سمجھ لینا چاہیئے کہ موضع دارالفنا میں تین شخصوں نے ملکر ایک قطعہ زمین کا خرید کیا اب ان تینوں نے اس مشترکہ کہیت میں بیج بونے کی ٹہانی ان میں سے ایک کہنے لگا کہ ہو نہ ہو میں تو گندم بوؤں گا۔ دوسرا بولا کہ بھائی یہ تو ہوئی نا تمہاری اپنی مرضی میں تو نہ ہی گیہوں کے سوائے کسی اور چیز کا بیج ڈالوں گا اور نہ کسی اور کو ہی کوئی دوسرا بیج بونے دونگا۔ غرض یہ کہنا ہی تہا کہ دونوں کی آپس میں خوب جوت پیزار ہوئی۔ ایسی شور اشوری دیکھکر تیسرے نے موقع کو غنیمت جانا اور آپے سے باہر ہو کر یوں اکڑ کر بولا کہ تم دونوں ہی نالایق ہو اور فضول بکواس کرتے ہو۔ میں تو کنک کا بیج ڈالوں گا دوسرے بیج ڈالنے محض بیوقوفی ہے۔ ہوتے ہوتے اس معاملہ پر ان کا عجیب گہمسان سا مچ گیا۔ اور شور و غل سے قیامت برپا ہونے لگی آخر چار و ناچار ان کو اپنے اپنے حصے کرنے پڑے اور کہیت کی بانٹ اور تقسیم کرنی پڑی۔ الغرض مار پیٹ کرتے کراتے انہوں نے اپنا اپنا بیج بو ہی دیا لیکن جب انگوری نکلی اور سبز سبز پتیاں نمودار ہوئیں اور آخر پودے پہل دینے پر آئے تو ان کا جہاڑا اور ماحصل واحد تہا جس سے ان بیوقوفوں کو اپنی غلطی کا اقرار کرنا پڑا۔ یہی حال موجودہ لوگوں کا ہے۔ کہ پیشگوئی تو ایک خاص انسان کے لئے تہی اور ایک اوتار کے ہی مختلف نام زبان زد خلایق تہے مگر ان لوگوں نے بیوجہ وہ کہلبلی مچا رکہی ہے کہ تو بہلی بس یہ ہے کہ ؎

اول سے ہی بشر کو ہے رغبت خلاف سے + لینا تہا کام منہ کا۔ شکم میں یہ ناف سے
گل ہائے رنگا رنگ سے ہے رونق چمن ۔ اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

غرض ایک ہی موعود شخص ہے جس نے آخری زمانہ میں نزول کرنا تہا اور جس نے چھٹے ہزار کے آخیر پر پیدا ہو کر ساتویں ہزار کے سر پر ظہور کرنا تہا اور سینکڑوں اور ہزاروں سچی باتوں کے علاوہ ایک بزرگ کے پنجابی شعر ؎

پچہے اک ہزار دے گذرن ترے سو سال
عیسٰے ظاہر ہوسیا کرسی عدل کمال

کو بھی سچا کرنا تہا۔ اور اسی واقعہ عظیمہ کو قرآن مجید نے ایک اور طرز سے بھی ادا کیا ہے یعنے حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی حضرت موسیٰ کے ساتھ مشابہت تامہ ثابت کر کے خدا تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلعم سے اپنی پاک کلام کے ذریعہ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک سلسلہ شروع ہوا تہا اور تیرہ سو برس کے بعد حضرت عیسٰے علیہ السلام پر آکر ختم ہوا تہا ویسے ہی اے میرے امّی نبی تجھ سے بہی ایک سلسلہ شروع ہوگا۔

آریوں میں جوتی پیزار

اخبار عام لکھتا ہے

لالہ لاجپت رائے اور آریہ سماج

معلوم ہوتا ہے کہ لالہ لاجپت رائے کی جلاوطنی کے اصل باعث کے خیال سے آریہ سماج لاہور میں ایک اور نا چاقی کی فیلنگ کی آگ اندر ہی اندر سُلگ رہی ہے ناگوار بات اس خط سے معلوم ہوتی ہے جو لالہ امیر چند صاحب نے اخبارات میں شائع کی ہے۔ لالہ صاحب آریہ سماج لاہور کے ممبر ہیں اور نیز ڈی اے وی کالج لاہور کی انتظامی کمیٹی کے بھی ایک ممبر ہیں اور اُن پر الزام لگایا جاتا ہے کہ لالہ لاجپت رائے کی جلاوطنی کا اصلی باعث آپ ہی ہیں۔ وہ کیسے؟ وہ ایسے کہ اخبار ٹریبیون لاہور میں دو خطوط علی التواتر شائع کئے گئے تھے اور اُن خطوط کا راقم نہ معلوم کون تھا۔ راقم کی جگہ پر ایک آریہ لکھا گیا تھا۔ لیکن لالہ ملک راج بھلہ صاحب کو یقین واثق ہے کہ ان دونوں خطوط کا اصل راقم بھی امیر چند تھا اور اس نے جان بوجھ کر اپنے اصل نام کی جگہ پر "ایک آریہ" کا فرضی نام درج کیا تھا۔ لالہ ملک راج بھلہ صاحب یقین کرتے ہیں کہ انھیں دونوں خطوط کے باعث لالہ لاجپت رائے کی گرفتاری اور جلاوطنی وقوع میں آئی ہے اور چونکہ راقم ان خطوط کے آپ کے خیال میں لالہ امیر چند سمجھے جاتے ہیں لہذا لالہ امیر چند پر یہ الزام دھرا جاتا ہے کہ ذمہ وار اُن کے یہی حضرت ہیں۔ اگر یہ بات صحیح ہے۔ اگر لالہ ملک راج بھلہ کا خیال واقعی درست ہے کہ لالہ لاجپت رائے انہیں دونوں خطوط کی وجہ سے جلاوطن کئے گئے ہیں اور ان خطوط کا اصل راقم ہے لالہ امیر چند پر جہاں تک ناراضی اور افسوس اور رنج ظاہر کیا جائے بالکل بجا اور روا ٹھیرتا ہے۔ بلکہ ہر حالت میں قدرتی اور لازم ہے۔ واضح ہو کہ لالہ ملک راج بھلہ صاحب جو لالہ امیر چند پر ایسا سخت اور شرمناک الزام لگاتے ہیں کوئی ایسے ویسے معمولی نہیں ہیں بلکہ وہ لالہ ہنسراج بی اے کے بڑے اور حقیقی بھائی ہیں۔ کون لالہ ہنسراج بی اے جو کہ ڈی اے وی کالج لاہور کے واجب التعظیم پرنسپل ہیں اور آریہ سماج لاہور کے پریزیڈنٹ ہیں اور نیز جو کہ آریہ پر اوپکارنک پرتی ندہی سبھا پنجاب کے بھی پریزیڈنٹ ہیں اور اس باعث جن کا رعب داب تمام آریہ سماج میں مسلمہ طور پر بھاری پایا جاتا ہے۔ پس آریہ سماج کے ایسے جلیل القدر بزرگوار کے برادر مکرم و حقیقی کا ایک ممبر سماج اور ممبر کالج کمیٹی پر اس طرح کا سنگین الزام عاید کرنا۔ لالہ امیر چند کے لئے واقعی ایک سخت مصیبت اور عظیم بدنامی کا باعث ہو سکتا ہے۔ ہر چند لالہ امیر چند نے اس الزام سے صاف انکار کر دیا ہے اور وہ لاتے ہیں کہ لالہ ملک راج بھلہ صاحب کا خیال بالکل غلط ہے۔ ہر چند وہ بڑے زور سے کہتے ہیں کہ وہ ان دونوں خطوط کے نہ تو راقم ہیں اور نہ جانتے ہیں کہ وہ خطوط کس نے لکھے اور بھیجے تھے لیکن لالہ ملک راج بھلہ صاحب بالکل کہتے ہیں کہ لالہ امیر چند اگر سچے ہیں تو بذریعہ عدالت کے اپنے دعوے صحیح ثابت کریں ورنہ اُن کی زبانی باتیں ہرگز قابل یقین کے نہیں ہیں اور ان کا عذر محض فرضی اور بناوٹی ہے۔ اس کے دوسرے معنے یہ بھی ہیں کہ اگر لالہ امیر چند عدالت میں چارہ جوئی کریں تو اس وقت لالہ ملک راج صاحب مزید اور کافی ثبوت بہم پہنچا کر لالہ امیر چند کو جھوٹا ثابت کریں گے لیکن لالہ امیر چند صاحب اس معاملہ کو اس درجہ تک طوالت دینا نہ تو مناسب سمجھتے ہیں اور نہ ضروری خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ انھوں نے اس بارہ میں ایک خط اخبار ٹریبیون اور دیگر اخبارات میں بھی شائع کرایا ہے جس میں آپ لکھتے ہیں کہ:—

جناب عالی کچھ دن ہوئے ہیں لالہ ملک راج بھلہ کو ڈی اے وی کالج کے احاطہ میں ملا جب انھوں نے لالہ نہال چند اور دیگر بعض شرفاء کے سامنے مجھ پر الزام لگایا کہ ان دونوں خطوط کا لکھنے والا میں ہوں جو (کچھ عرصہ ہوا) "ایک آریہ" کے نام سے اخبار ٹریبیون میں نکلے تھے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ وہ دونوں خطوط لالہ لاجپت رائے کی جلاوطنی کا باعث تھے۔ میں نے انھیں جواب دیا کہ آپ مجھ پر جو الزام لگاتے ہیں وہ بالکل غلط ہے تب انھوں نے کہا کہ اجلاس عدالت میں اس الزام کو غلط ثابت کرو۔ زبانی انکار کو کون مانتا ہے۔ بہرحال میں اس بات کو نہ تو ضروری خیال کرتا ہوں اور نہ مناسب سمجھتا ہوں کہ عدالتی چارہ جوئی کے ذریعہ سے الزام ہذا کو غلط ثابت کر کے اپنے چلن کی صفائی کروں لیکن چونکہ لالہ ملک راج بھلہ۔ لالہ ہنسراج بی اے کے برادر حقیقی ہیں جو کہ ڈی اے وی کالج کے پرنسپل ہی نہیں ہیں بلکہ آریہ سماج لاہور کے پریسیڈنٹ ہیں اور ان مناصب کے کارن ظاہر اور باطن طریقہ سے اُن کا دباؤ بڑا ہے اور اس لئے اُن کی بات اور رائے کو آریہ سماجیوں کا ایک بڑا حصہ مثل ایک آدمی کے صحیح مان لیتا ہے اور چونکہ اس بات کا خوف غالب ہے کہ جو الزام مجھ پر ایسی زبردستی سے خواہ مخواہ عاید کیا جاتا ہے کہ آریہ سماج کے تئیں نقصان پہنچانے کا باعث ہو۔ لہذا میں ہر خاص و عام پر واضح کر دینا مناسب و ضروری سمجھتا ہوں کہ اُن دونوں خطوط کے لکھنے یا شائع کرانے سے میرا مطلق کچھ تعلق یا واسطہ نہیں تھا اور مجھکو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ اُن دونوں خطوط کا راقم کون ہے۔

میں آپ کا شکر گذار ہوں گا اگر آپ براہ مہربانی اس خط کو شائع کر دیں گے۔ اس معاملہ پر رائے زنی کرنا بظاہر آسان کام نہیں ہے۔ ابیر آئندہ غور کر سکتے ہیں اور ہر ایک صاحب بجائے خود نتیجہ نکال سکتے ہیں ؂

مختصر نوٹ

لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ کی رہائی

قیصرِ ہند کی سالگرہ کی مبارک تقریب پر لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ کو رہا کر دیا گیا ہے اور وہ اپنے وطن لاہور کو واپس آرہے ہیں۔ گورنمنٹ کی اس فیاضی اور فراخدلی کی بیحد تعریف کرنی چاہیئے جو اس نے پولیٹیکل قیدیوں کی رہائی سے دکھائی ہے امید کیجاتی ہے کہ ایسی محسن گورنمنٹ کے خلاف آواز اٹھانے میں آئیندہ یہ لوگ نہایت احتیاط سے کام لیں گے اور گورنمنٹ کے اس احسان کو کبھی نہ بھولیں گے۔ اور یقیناً اپنے رویہ کو بدل لیں گے جبکہ ہز اونر سر ڈنزل ایبٹسن کی گورنمنٹ نے یہانتک فیاضی اور رحم سے کام لیا ہے کہ مذکورہ بالا پولیٹیکل قیدیوں کی رہائی کے لئے تحریک کی ہے تو کیا انکی مہربانی اور عنایت سے یہ توقع جایز نہیں کہ وہ ہندوستان کے ایڈیٹر لالہ دینا ناتھ کی جوانی پر رحم کر کے اسے بھی معاف کر دیں جسقدر تنبیہ اسکو ہوچکی ہے وہ کسی صورت میں کم عبرت انگیز نہیں اور آئیندہ زندگی میں اسے کافی سبق دے سکیگی۔

*

طاعون اور گورنمنٹ پنجاب

پنجاب میں خصوصیت سے طاعون نے جو تباہی اور بربادی کی ہے وہ کوئی مخفی امر نہیں ہے ہر قسم کی ضروری اور مناسب تدابیر انسداد طاعون کے لئے اختیار کی گئیں مگر شامت اعمال نے اس بلا سے خلاصی نہیں ہونے دی۔ گورنمنٹ نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اب پھر گورنمنٹ پنجاب نے حال میں ایک اور نہایت ضروری ریزولیوشن جاری کیا ہے جسمیں وہ طریق بتایا گیا ہے جس کے موافق آیندہ وبا طاعون کے انسداد کے لئے کارروائی کیجائیگی۔ میں اس مقام پر یہ امر ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ جہاں انسداد وبا طاعون کے لئے ہر قسم کی تدبیروں سے کام لیا جاتا ہے کیوں اس امر کیطرف توجہ نہیں کیجاتی جو خداتعالے کے مرسل مسیح موعودؑ نے پیش کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ لوگ اپنے اندر سچی تبدیلی پیدا کریں اور ہر قسم کے فسق و فجور سے باز آئیں۔ اگر اس تجویز کو ان تدابیر کے ساتھ ملا دیا جاوے اور لوگ عملی اصلاح کیطرف متوجہ ہوں تو اللہ تعالے کے فضل سے امید ہے کہ وہ اس بلا سے نجات بخشے۔ اور اگر ایک طرف ان تجاویز کو تو عمل میں لایا جاوے اور ہر قسم کی بدعملیوں اور بدکاریوں کے بند کو توڑ دیا جاوے تو یہ امر غضب الٰہی کے اور بھی بھڑکانے کا موجب ہوگا۔ ایسے مواقع پر تو قدرتی طور پر خشیت اور خضوع پیدا ہونا چاہیئے چہ جائیکہ بیباکی اور بد روشی میں ترقی کیجاوے وقت بہت نازک ہے اسلئے اس سے پہلے کہ بلا نازل ہو اسکی فکر کر لی جاہئے۔ صدقات اور خیرات سے بھی کام لینا چاہیئے۔ جو لوگ عملی تبدیلی کیطرف توجہ کریں گے وہ گورنمنٹ کو اس کے مقاصد انسداد وبا میں بہت بڑی مدد دینے والے ٹھیریں گے کیونکہ اس اصلاح سے جرایم میں بھی کمی واقع ہوجائیگی۔ اسوقت ایک نہیں دو خطرناک بلائیں سامنے ہیں۔ طاعون اور قحط اور دونوں کا نتیجہ خطرناک موت ہی ہے پس خداتعالے ہی کے فضل کو ڈھونڈنا چاہیئے اور اسکو جذب کرنیوالے امور میں خشوع خضوع اور صدقہ و خیرات کو بہت بڑا دخل ہے اس کے ساتھ ہی میں یہ ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ احمدیوں کا فرض ہے وہ گورنمنٹ کو جہانتک ان سے ممکن ہے انسداد طاعون کی تدابیر میں پوری مدد دیں ان کا امام (علیہ الصلوٰۃ والسلام) دل سے اس امر کو پسند کرتا اور چاہتا ہے۔

اب میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس ریزولیوشن کا خلاصہ یہاں درج کردوں پنجاب میں گذشتہ سال جسقدر سختی کے ساتھ وبا طاعون کا زور رہا اس کا ذکر کر کے ریزولیوشن میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ عوام الناس کو کامیابی کیساتھ وبا طاعون سے بچنے کی تدابیر میں امداد دینے پر لوکل گورنمنٹ کی توجہ نہایت مصروف غور رہے پنجاب گورنمنٹ نے ابھی ایک مختصر کمیٹی شوریٰ مقرر کی ہے۔ اس کمیٹی میں دو ممبر ویسے ہی ہیں یہ کمیٹی وبا طاعون کے دفعیہ کیلئے گورنمنٹ پنجاب کو مشورہ دیگی۔ پنجاب میں پلیگ اسٹاف تو پہلے ہی سے موجود ہے جسمیں کئی انگریز ڈاکٹر کمیشن یافتہ ہیں اور بہت سے اسسٹنٹ سرجن اور ہسپتال اسسٹنٹ ڈاکٹر معہ ضروری کمپونڈروں اور دیگر ادنیٰ ملازموں کے مقرر ہیں۔ حالمیں اس عملہ میں اور بھی زیادتی کردیگی ہے۔ ریزولیوشن میں تحریر ہے کہ وبا طاعون سے بچنے کیلئے ابھی تک علمی تجربہ اور سائنٹیفک تحقیقات سے جہانتک معلوم ہوسکا۔ خالی مکان چھوڑنا طاعون ۔ ہوش کشی۔ اور مکانات کو گرمی پہنچا کر ڈس انفکٹ کرنے سے بڑھکر اور کوئی کارگر تدبیر دریافت نہیں ہوئی۔ سب سے بہتر یہ تدبیر ہے کہ طاعون زدہ محلوں کو بالکل خالی کر دیا جاوے۔ گو بڑے عرصہ تک مکان کو چھوڑے رکھنے میں تکلیف ضرور ہوتی ہے اور جو مال واسباب مکان میں چھوڑا جاوے اس کا چوروں کے ہاتھ سے محفوظ رہنا بھی مشکل ہے اور غریب لوگوں کو نقل مکان کرنا بہت دشوار ہے۔ اسیطرح بعض فرقے مذہبی اور ذاتی خیالات سے بھی نقل مکان پسند نہیں کرتے۔ مگر طاعون سے بچنے کیلئے بظاہر اسباب سب سے بہتر تدبیر یہی ہے۔ گورنمنٹ مذکورہ بالا تمام مشکلات کو رفع نہیں کرسکتی۔ اسلئے ہز آنر لفٹنٹ گورنر نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کو اختیار میں کچھ رقم صرف کرنے کے لئے دیدینگے۔ اس رقم کے خرچ سے وہ دیہات میں لوگوں کو مکانات کو خالی کر دینے کی ترغیب دینگے۔ اس بارہ میں کوئی مقررہ قاعدہ وضع نہیں کیا جاسکتا۔ جن دیہات میں زمیندار اپنی مکانات اور اسباب کی حفاظت کے لئے زاید چوکیدار مقرر نہیں کرسکتے۔ گورنمنٹ انکی مکانات خالی کر دینے پر اپنی طرف سے زاید چوکیداران کے مال و اسباب کی حفاظت کے لئے مقرر کردیگی۔ ان چوکیداروں کو گاؤں کا نمبردار ملازم رکھیگا جن مقامات میں مکانات کو بڑے پیمانہ پر خالی کیا جائیگا۔ وہاں گورنمنٹ چوروں کی نگرانی رکھنے کے لئے پولیس کے پہرے مقرر کردیگی۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ چھپر ڈالنے کا اسباب مہیا کرنیکا صرف اپنے ذمہ لیلیگی۔ جن دیہات میں گورنمنٹ سے نقد امداد لئے بغیر کامیابی کیساتھ مکانات کو دیہاتی خالی کردیں گے۔ انکو گورنمنٹ انعام بھی دیگی۔ اسیطرح سے ان تدابیر کے اختیار کرنے کی راہ میں جسقدر مذہبی معاشرتی رکاوٹیں حایل ہوں۔ انکی دور کرنیوالوں کو بھی انعام دیا جائیگا + شہروں کی نسبت میونسپل کمیٹیوں کو گورنمنٹ نے یہ ہدایت کر دی ہے کہ باشندوں کی رہایش کے لئے جگہ مقرر کرنے اور وہاں پہنچ کر رہنے کیلئے چھپر بنا کر طاعون زدہ محلوں کے لوگوں کو مکانات چھوڑ دینے کی ترغیب دیجاوے یہ سب تجاویز نہایت عمدہ ہیں اگر ان پر عمل کیا جاوے تو اس مہلک مرض کا کچھ نہ کچھ انسداد ضرور ہوسکتا ہے۔ اس ریزولیوشن میں پھر ٹیکہ طاعون کے لگانے کی نسبت آسانیاں کر دینے اور چوہوں کو ہلاک کرنے کی تدبیر کا ذکر ہے۔ اسکے بعد مکانات کو گرمی پہنچانے کا فائدہ بیان کیا گیا ہے غریبوں کو ایندھن یا کوئلہ اپنے مکان کو گرمی سے ڈس انفکٹ کرنیکیلئے مفت دیئے جائیں گے۔ گورنمنٹ نے طاعون کا مقابلہ کرنیمیں ان تدابیر کے اختیار کرنے کیلئے پبلک سے بھی امداد طلب کی ہے اور وہ ان تدابیر پر عملدرآمد کرنے میں سرکاری حکام کے ہاتھ بٹائیں۔ ڈاکٹروں کو ہدایت کر دیگئی ہے کہ وہ تمام طاعونی مریضوں کا علاج کریں گورنمنٹ نے ہر ایک ضلع کو کہ جہاں طاعون کا سخت زور ہوگا ان تدابیر کے اختیار کرنے کیلئے بیس بیس ہزار روپیہ امداد دینے کا ارادہ کرلیا ہے + آخر میں تمام میونسپل کمیٹیوں اور لوگوں کو اس بات سے آگاہ کیا گیا ہے کہ طاعون سے بچنے کے لئے صفائی کا خیال رکھنے کی بہت ضرورت ہے۔ اور اصولِ حفظانِ صحت اور شہروں کے گلی کوچے اور مکانات کی صفائی پر خاصکر توجہ دینی ضروری ہے۔

[illegible] کی قیمت کا اشتہار صفحہ ۱۰ پر دیکھو۔

کلمات طیبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - ۱۱ نومبر ۱۹۰۷ء بوقت ظہر

سائیں عالم دین صاحب ساکنہ دھاروال نے اپنے مجاہدات کا حال سُنایا اور طرح طرح کے الہامات اور کشوف بیان کئے اور ایسے ایسے حیرت انگیز مقامات کا ذکر کیا جہاں وہ خود بخود پہنچ کر کُل نبیوں اور پیغمبروں سے اپنے آپ کو افضل اور اعلےٰ سمجھتے تھے - اور (معاذ اللہ) بذات خود خدائی کے دعویدار بن بیٹھتے تھے اور کبھی خیال کرتے تھے کہ مَیں خالق اور مخلوق میں درمیانی واسطہ اور وسیلہ ہوں اور خلقت میری محتاج ہے اور پھر اپنے آپ کو بالکل بے پرواہ اور بے نیاز سمجھتے تھے بیان کرتے تھے کہ آئندہ مجھ سے کچھ نشان ظاہر ہوں گے - اور عجیب تر یہ کہ حضرت اقدس سے مخاطب ہو کر یہ بھی کہنے لگ جاتے تھے کہ مَیں آپ کو مسیح اور مہدی سمجھتا ہوں اور ایسا اولوالعزم امام مانتا ہوں کہ جیسا نہ آگے کبھی ہوا اور نہ ہوگا اور ساتھ ہی آنحضرت صلعم کی اتباع کا بھی دم بھرتے تھے - غرض ایک فقرہ تو ایسا بولتے تھے جس سے معلوم ہوتا تھا - کہ سائیں صاحب اپنے آپکو تمام دُنیا سے اعلےٰ اور زکی النفس خیال کرتے ہیں اور ساتھ ہی کُل ذات اور کُل فعل والے سبقوں کی عجیب عجیب تجلیات سُناتے تھے - لیکن پھر باتوں ہی باتوں میں اپنے آپ کو حقیر ذلیل اور کچھ کا کچھ سمجھنے لگ جاتے تھے - غرض بیچارے (خدا اپنے فضل و کرم سے ان پر رحم کرے) پیچ در پیچ مشکلات میں پھنسے ہوئے تھے اور فیج اموج کی نذر کردہ منزلوں کو طے کرتے کرتے عجیب و غریب آثار چڑھاؤ میں مشغول تھے اور مصیبت پر مصیبت یہ تھی کہ اس قسم کے معاملات سے اپنے آپ کو کچھ سمجھنے لگ گئے تھے - اور خود ستائی اور کبریائی کی منازل میں بھی کافی گذر کر چکے تھے - اسی لئے وہاں کے احمدی احباب نے سائیں صاحب کو مخبوط الحواس اور پاگل خیال کر کے نماز کے لئے امام بنانا چھوڑ دیا - اور ان کے پیچھے نماز کا ادا کرنا ناجائز جانا - سائیں صاحب موصوف کی اس قسم کی سرگذشت سُن کر -

حضرت اقدس نے فرمایا - اصل بات یہ ہے کہ دنیا میں مختلف طبقات کے انسان پائے جاتے ہیں - مگر مسلمان تو انسان اُسی صورت میں رہ سکتا ہے جب سچے دل سے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لاوے اور پورے طور سے اس پر کاربند ہو جاوے - اور اس کے بعد قرآن شریف پر ایمان رکھے کہ وہ خدا تعالےٰ کی سچی اور کامل کتاب ہے - اور وہی ایک کلام ہے جس پر خدا کی مُہر ہے - انسان کو اُسی کے مطابق عمل درآمد کرنا چاہئیے - اور اسی کے بتائے ہوئے احکام پر چلنا اور آنحضرت صلعم کے دکھائے ہوئے نمونہ پر کاربند ہونا یہی صراط مستقیم ہے اس کے سوائے کوئی تحریر کشف رویا یا الہام بغیر مُہر کے جائز نہیں - جبتک کسی الہام پر خدا کی مُہر نہ ہو وہ ماننے کے لائق نہیں ہوتا - دیکھو قرآن شریف کو عربوں جیسے اشد کافر کب مان سکتے تھے اگر خدا کی مُہر یہ اُس پر نہ ہوتی - ہمیں بھی اگر کوئی کشف رویا یا الہام ہوتا ہے تو ہمارا دستور ہے کہ اُسے قرآن مجید پر عرض کرتے ہیں اور اسی کے سامنے پیش کرتے ہیں اور پھر یہ بھی یاد رکھو کہ اگر کوئی الہام قرآن مجید کے مطابق بھی ہو لیکن کوئی نشان ساتھ نہ ہو تو وہ قابل قبول نہیں ہوتا - قابل قبول الہام وہی ہوتا ہے جو قرآن مجید کے مطابق بھی ہو اور ساتھ ہی اس کی تائید میں نشان بھی ہوں اگر

مسلمان بننے کا طریق

کسی الہام کشف یا رویا کس صورت میں ہم مان سکتے ہیں

ایک شخص کہے کہ مَیں بادشاہ کے دربار سے فلاں عہدہ حاصل کر کے آیا ہوں لیکن اس کے ساتھ کوئی نشان نہ ہو اور بادشاہی سامان اور فوج سپاہ سے بالکل خالی ہو تو صرف یہ کہنے سے کہ مجھے فلاں عہدہ مل گیا ہے اس کی کچھ عزت نہیں ہو گی - ہمارا تو یہی ایمان ہے کہ آں حضرت صلعم وہ معصوم نبی ہے کہ جس پر تمام کمالات نبوت کے ختم ہو گئے ہیں - اور ہر ایک طرح کا کمال اور درجہ انہیں پر ختم ہو گیا ہے - اور ان پر وہ کامل اور جامع کتاب نازل کی گئی جس کے بعد قیامت تک کوئی اور شریعت نہیں آئیگی - وہ ایسی کلام ہے جس پر خدا کی مُہر ہے اور جو ہزاروں فرشتوں کے ساتھ اور اُن کی حفاظت میں آں حضرت صلعم پر نازل ہوئی تھی - اگر کوئی الہام ہو یا کشف ہو یا وحی ہو جب تک وہ اُس کے ساتھ مطابقت نہ رکھیگی من جانب اللہ نہیں ٹھیر سکتی - ہاں اگر کوئی الہام یا وحی اُس کے مطابق ہو اور ساتھ ہی اپنی تائید میں نشانات بھی رکھتی ہو تو سب سے پہلے ہم اس کو قبول کریں گے - ہمارا مقدور نہیں کہ ایک ذرہ بھر بھی چون و چرا کریں - الہام کشف یا رویا تین قسم کے ہوتے ہیں -

ہمارے نبی کریم معصوم اور خاتم الانبیاء تھے

الہام کی تین قسمیں

۱- اول وہ جو خدا کی طرف سے ہوتے ہیں - اور وہ ایسے شخصوں پر نازل ہوتے ہیں جن کا تزکیہ نفس کامل طور پر ہو چکا ہوتا ہے اور وہ بہت سی موتوں اور محویت نفس کے بعد حاصل ہوا کرتا ہے - اور ایسا شخص جذبات نفسانیہ سے بکلی الگ ہوتا ہے اور اس پر ایک ایسی موت وارد ہو جاتی ہے جو اُس کی تمام اندرونی آلائشوں کو جلا دیتی ہے - جس کے ذریعہ سے وہ خدا سے قریب اور شیطان سے دور ہو جاتا ہے - کیونکہ جو شخص جس کے نزدیک ہوتا ہے اُسی کی آواز سُنتا ہے -

۲- دوسرے حدیث النفس ہوتا ہے جس میں انسان کی اپنی تمنی ہوتی ہے اور انسان کے اپنے خیالات اور آرزؤں کا اس میں بہت دخل ہوتا ہے اور جیسے مثل مشہور ہے بلی کو چھیچھڑوں کی خوابیں وہی باتیں دکھائی دیتی ہیں جن کا انسان اپنے دل میں پہلے ہی سے خیال رکھتا ہے - اور جیسے بچے جو ان کو کتابیں پڑھتے تورات کو بعض اوقات وہی کلمات اُنکی زبان پر جاری ہو جاتے ہیں یہی حال حدیث النفس کا ہے -

۳- تیسرے شیطانی الہام ہوتے ہیں - ان میں شیطان عجیب عجیب طرح کے دھوکے دیتا ہے کبھی سُنہری تخت دکھاتا ہے اور کبھی عجیب و غریب نظارے دکھا کر طرح طرح کے خوش کن وعدے دیتا ہے - ایک دفعہ سید عبد القادر رحمۃ اللہ کو شیطان اپنے زرین تخت پر دکھائی دیا اور کہا کہ مَیں تیرا خدا ہوں مَیں نے تیری عبادت قبول کی - اب تجھے عبادت کی ضرورت نہیں رہی جو چیزیں اب اوروں کے لئے حرام ہیں وہ سب تیرے لئے حلال کر دی گئی ہیں - سید عبد القادر رحمۃ اللہ نے جواب دیا کہ دور ہو اے شیطان جو چیزیں آں حضرت صلعم پر حلال نہ ہوئیں وہ مجھ پر حلال کیسے ہو گئیں - پھر شیطان نے کہا کہ اے عبد القادر تو میرے ہاتھ سے علم کے زور سے بچ گیا ورنہ اس مقام پر کم لوگ بچتے ہیں -

یہ سُن کر سائیں صاحب بول اُٹھے کہ مَیں کیا ہوں اور کس مرتبے پر ہوں - اور میرا کیا حال ہے ؟ -

حضرت اقدس نے فرمایا - مجھے کچھ علم نہیں کہ تم کس مرتبہ پر ہو توبہ و استغفار بہت کرو - اور یہ باتیں میں صرف تمہارے لئے نہیں کہتا بلکہ ہر ایک کیلئے کہتا ہوں - ہماری جماعت میں کوئی پچاس ساٹھ آدمیوں کے قریب ہونگے جو اس قسم کے دعوے کرتے ہیں - دیکھو

جماعت کے لئے نصیحت

آنحضرت صلعم نے جو صاحب وحی ہونے کا دعوٰے کیا تھا تو وہ بے نشان نہیں تھا۔ کافروں نے جب ثبوت مانگا تھا کہ آپ کی وحی کے منجانب اللہ ہونے کی دلیل کیا ہے تو اُن کو جواب دیا گیا تھا۔ قل کفی باللہ شھیداً بینی و بینکم ومن عندہ علم الکتب ۱۳/۱۲ یعنے یہ لوگ کہتے ہیں کہ تو خدا کا رسول نہیں انکو

دو گواہیاں کہدے کہ میرے پاس دو گواہیاں ہیں — ۱۔ ایک تو اللہ کی کہ اُس کے تازہ تازہ نشانات میری تائید میں ہیں ۔ اور دوسرے وہ لوگ جن کو کتاب اللہ کا علم دیا گیا ہے وہ بتا سکتے ہیں کہ مَیں سچا ہوں ۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا نام غیب بھی ہے ۔ وہ نہاں در نہاں اور پوشیدہ سے پوشیدہ ہے کسی کا حق نہیں کہ کسی بات کو خدا کا الہام سمجھ لے جب تک کہ خدا کا فعل اسپر شہادت نہ دے ۔ شہادت بغیر تو کوئی کام نہیں چلتا ۔ اگر شہادتوں یعنے خدا کے نشانوں سے یہ بات ثابت ہو جاوے کہ یہ الہام خدا کی طرف سے ہے تو سب سے پہلے ایمان لانیوالے ہم ہیں ۔ اپنا قیل و قال تو قابل اعتبار نہیں ہوتا خدا کے فعل کی اس کے ساتھ شہادت ہونی چاہیئے ہماری جماعت کے مولوی عبد اللہ صاحب تیما پوری اپنے خطوط کے ذریعہ سے بہت کچھ الہامات اور کشوف لکھا کرتے تھے آخر نتیجہ یہ ہوا تھا کہ چند دنوں کے بعد اُن کو جنون ہو گیا تھوڑے دن گذرے ہیں کہ قادیان میں آکر ایسے الہامات سے اُنھوں نے توبہ کی اور نیز میری بیعت کی مَیں مانتا ہوں کہ مکالمات الٰہیہ حق ہیں اور خدا کے اولیا مخاطبات اللہ سے شرف پاتے ہیں لیکن یہ مقام بغیر تزکیہ نفس کے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا اور بغیر تزکیہ نفس کے شیطان ان سے کر باری کرتا ہے ۔ علاوہ اس کے سچے الہام کے لئے ہمیشہ تین گواہ ہوئے ہیں ۔ (۱) اپنی پاک حالت (۲) خدا کے نشانوں کے ساتھ گواہی (۳) تیسرے الہام کی کلام الٰہی سے مطابقت ۔

یہاں پر پھر سائیں صاحب کہنے لگے کہ پھر میرے ایمان کا کیا حال ہے ؟ ۔

حضرت اقدس نے فرمایا ۔ میرا کام تو ایک حق بات کا پہنچا دینا ہے آگے فائدہ اور نقصان صرف تمہارے لئے ہوگا دوسرے کا اس سے کوئی تعلق نہیں ۔ تم توبہ اور استغفار بہت کرو ۔ اور رو رو کر خدا سے دعائیں مانگو ۔

سائیں صاحب بولے کہ پھر یہ جو مجھے سیر ہوتے ہیں ۔ اور عجیب عجیب مقامات دیکھنے میں آتے ہیں کیا یہ یونہی ہیں ۔ اور کیا ان کی اصلیت کچھ بھی نہیں ؟

ہم کس سیر کے قائل ہیں حضرت اقدس نے فرمایا ۔ ایسی سیروں کا تو مَیں قائل ہی نہیں ۔ ہم تو آں حضرت صلعم کی سیر کے قایل ہیں جنھوں نے لاکھوں کروڑوں انسانوں کے سر جھکا دئے ۔ قرآن مجید میں صاف لکھا ہے کہ شیطان کی طرف سے بھی وحی ہوتی ہے اور خدا کی طرف سے بھی ہوتی ہے جو وحی خدا کی طرف سے ہوتی ہے ۔ اُس میں ایک تاج عزت پہنایا جاتا ہے اور خدا کے بڑے بڑے نشان اس کی تائید میں گواہ بن کر آتے ہیں ۔

سائیں صاحب نے آداب رسول کا لحاظ نہ کر کے پھر قطع کلام کیا اور بولے کہ پھر میرے اختیار میں کیا ہے ؟

حضرت اقدس نے فرمایا ۔ کہ تم قال اللہ اور قال الرسول پر عمل کرو ۔ اور ایسی باتیں زبان پر نہ لاؤ جن کا تمہیں علم نہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہی ولا تقف ما لیس لک بہ علم ۱۵/۱۳ تم نیکی کی طرف پورے زور سے مشغول ہو جاؤ اور اعمال صالحہ

تزکیہ نفس بجا لاؤ اگر تمہاری حالت اس لائق ہو گئی اور تم نے پورے طور پر اپنا تزکیہ نفس کر لیا تو پھر خدا کے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بھی حاصل ہو سکتا ہے اکثر لوگ آجکل ہلاک ہو رہے ہیں اُنکی یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی حالت کا مطالعہ نہیں کرتے اور اس تعلق کو نہیں دیکھتے جو وہ خدا سے رکھتے ہیں اور نہیں سوچتے کہ کس زور سے خدا کی طرف جا رہے ہیں ۔ اور کیسے کیسے مصائب کے نیچے ثابت قدم نکلے ہیں اور ابتلاؤں میں پورے اُترے ہیں ۔ انسان کو چاہیئے

انسان کا کام صرف اعمال صالحہ کر کے دکھانا ہے کہ اپنا فرض ادا کرے اور اعمال صالحہ میں ترقی کرے الہام کرنا اور رویا دکھانا یہ تو خدا کا فعل ہے اس پر ناز نہیں کرنا چاہیئے اپنے اعمال کو درست کرنا چاہیئے خدا فرماتا ہے ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت اولئک ھم خیر البریۃ ۳۰/۲۴

خیر البریہ کون ہیں یہ نہیں کہا کہ جن کو کشوف اور الہامات ہوتے ہیں وہ خیر البریہ ہیں ۔ یاد رکھو ایسی باتیں ہرگز زبان پر نہ لاؤ ۔ جو قال اللہ اور قال الرسول کے برخلاف ہوں ۔ اس قسم کے الہامات کچھ چیز نہیں ۔ دیکھو بارش کا پانی سب کو خوش کرتا ہے مگر پرنالہ کا پانی لڑائی

کیا ب مثالیں ڈالتا ہے ۔ اور فساد پیدا کرتا ہے ۔ جن الہامات کی تائید میں خدا کا فعل نہیں ہوتا اور نشانات الٰہیہ گواہی نہیں دیتے وہ ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے پرنالہ کا پانی ۔ مثلاً ایک شخص ایسا ہے کہ نہ اُس کے سر پر پگڑی ہے اور نہ پاؤں میں جوتی ۔ پھٹے پرانے کپڑے اور ابتر سی حالت ہے اور پھر کہے کہ مَیں بادشاہ ہوں اور اس ملک کی سب فوجیں میرے کہنے پر عمل کرتی ہیں تو ایسا شخص سوائے سودائی کے اور کون ہو سکتا ہے ۔ یاد رکھو کہ قول بغیر فعل کے کچھ چیز نہیں اور یہ آیت کہ قل کفی باللہ شھیداً بینی و بینکم ومن عندہ علم الکتب ۱۳/۱۲ اس میں ایک عجیب نکتہ ہے ۔ یعنے اگر خدا میری گواہی دیتا ہے تو مانو ورنہ نہ مانو ۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں وہ الہام درج ہے جو خدا نے مجھے کیا تھا اور وہ یہ ہے کہ قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مومنون ۔ قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مسلمون ۔ یعنے ان کو کہدے کہ میرے پاس میری سچائی پر خدا کی گواہی ہے ۔ پس کیا تم خدا کی گواہی

خدا کی شہادت قبول کرتے ہو یا نہیں ۔ دیکھو براہین احمدیہ میں یہ سلسلہ الٰہی شروع ہی ہوا تھا ۔ کہ ساتھ اسکے خدا کی شہادت بھی موجود ہو گئی ۔ سارے انبیا اولیا کا اسی پر اتفاق ہے کہ بغیر کسی شہادت کے دعوٰے کرنا جنون ہے ۔

سائیں صاحب نے کہا کہ میں تو آپ کو مسیح اور مہدی مانتا ہوں اور دوسرے لوگوں کے پیچھے نماز بھی نہیں پڑھتا ہوں یہ احمدی لوگ میرے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اسکی بابت کیا حکم ہے ؟

حضرت اقدس نے فرمایا ۔ اگر توبہ کر لو اور زبان بند رکھو اور قال اللہ و قال الرسول کے برخلاف کوئی بات نہ کہو تو پھر یہ نماز پڑھ سکتے ہیں بغیر دلائل قویہ اور براہین قاطعہ کے دعوٰے کرنا ایسا ہی ہے جیسے اپنے آپکو آگ میں ڈالنا ۔ یہ کہنا کہ مَیں فلاں نبی ہوں یا فلاں رسول سے افضل ہوں یہ کفر کے کلمات ہیں ۔ دلیر تو کسی کی حکومت نہیں زبان سے ہی انسان کافر ہو جاتا ہے دنیا میں زبان سے ہی سب کام چلتے ہیں دیکھو عورت اور مرد کا آپس میں نکاح

زبان کو قابو میں رکھو ہوتا ہے تو صرف زبان سے ہی اقرار لیا جاتا ہے اور صرف اتنا کہنے سے کہ مَیں تجھے طلاق دیتا ہوں انکا یہ سب رشتہ ٹوٹ جاتا ہے ۔ ایسی دعوٰے کرنے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی تکذیب کرتا ہے ۔ اگر خدا کا خوف ہو تو پھر انسان ایسا نہیں کرتا ۔ اگر آپ زبان کو بند رکھیں تو بہتر ورنہ یاد رکھو اسکا نتیجہ تمہارے حق میں اچھا نہیں ہوگا ۔ ؎

ہر چہ دانا کند کند ناداں ۔ لیک بعد از کمال رسوائی

سائیں صاحب نے کہا ۔ تو کیا مَیں یہ سب باتیں جھوٹ کہتا ہوں ۔ حضرت

مشنری لیڈی کی شکایت

صوبجات متحدہ آگرہ سے کسی مشنری لیڈی نے اخبار انگلشمین کلکتہ میں ایک چٹھی چھپوائی ہے۔ اس میں وہ لکھتی ہے۔ کہ میں دس سال سے اپنا کام کر رہی تھی۔ عورتوں کی طرف سے کہ جن کا اور جن کے بچوں کا میں علاج کرتی تھی اور اُن کے رشتہ دار مردوں کی طرف سے میرے ساتھ اچھا سلوک ہوتا تھا۔ چونکہ میں کسی قدر ڈاکٹری سے واقف تھی اس لئے ہر ایک گھر میرے لئے کھلا تھا۔ اگرچہ میں جس مشن سے متعلق ہوں اس نے کچھ بہت تعداد عیسائی نہیں بنائی لیکن جو کام وہ کر رہا ہے وہ نیک ہے۔ مجھے عورتوں کو سکھلانے پڑھانے کی کھلی اجازت تھی۔ اور میرا خیال تھا۔ کہ میں کئی معاملات میں ان کی واقفیت بڑھا رہی ہوں۔ میں اُنھیں پسند کرتی تھی اور وہ مجھے چاہتی تھیں۔ اور میرے دل پر ہندوستانی عورتوں کی خانگی زندگی کا ایسا اثر ہوتا تھا۔ کہ جو ظاہر نہیں ہو سکتا۔ لیکن اب یکلخت تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ اب میری طرف غصہ اور شبہ کی نظریں ڈالی جاتی ہیں جو دروازے میرے لئے ہمیشہ کھلے تھے وہ اب بند کر لئے جاتے ہیں۔ اور جہاں کہیں میں جاتی ہوں یہی معلوم ہوتا ہے کہ گویا میں مخبر ہوں۔ کہ جس کی ہر ایک حرکت پر نگاہ رکھنی چاہئے اور جس کی کسی بات کا اعتبار نہیں کرنا چاہئے۔

اس تبدیلی کی وجوہات تلاش کرتے مشنری لیڈی کو پتہ لگا ہے کہ یہ سب ایک عورت کی کارستانی ہے جو پہلے پہل اسی مشنری لیڈی کے پاس آئی اور یہ معلوم کر کے کہ لیڈی اکثر عورتوں سے آشنا ہے اس سے درخواست کی۔ کہ وہ اس کے لیکچر کے لئے جو ہندو فلاسفی پر ہو گا عورتوں کو بلوا دے۔ عورتوں سے تعارف حاصل کر کے اس عورت نے لیکچروں کا ایک سلسلہ شروع کیا۔ جیسا کہ مجھے بعد میں معلوم ہوا ہے۔ اس کا اثر یہ تبدیلی تھی۔ ایک خاندان کے ایک ممبر سے معلوم ہوا کہ ساری خرابی اس کی پیدا کی ہوئی تھی۔ اس نے صرف یہی نہیں کہا کہ طاعون اور قحط گورنمنٹ کے پیدا کئے ہوئے ہیں بلکہ اور بھی کئی جھوٹی باتیں پھیلائیں۔ جس خاندان کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسکے ممبر نے مشنری لیڈی سے پوچھا کہ گورنمنٹ اس کھانڈ میں جو ہمارے لئے بنتی ہے گائے کی ہڈیاں کیوں ملاتی ہے۔ مشنری لیڈی نے کہا اس قسم کا کوئی فعل گورنمنٹ نہیں کرتی۔ لیکن اس نے کہا نہیں گورنمنٹ ایسا کرتی ہے کیونکہ بی بی کہتی ہے۔ اس نے پھر کہا گورنمنٹ کنوؤں میں زہر کیوں ملوا‌تی ہے۔ اور جب اس کا جواب بھی نفی میں ملا تو اس نے کہا بی بی ایسا ہی کہتی ہیں۔

مشنری لیڈی شکایت کرتی ہے کہ اس عورت نے سب کے دلوں میں زہر بھر دیا ہے۔ خاتمہ پر مشنری لیڈی درخواست کرتی ہے کہ گورنمنٹ کو ایسے مفسدانہ خیالات کی اشاعت کا انتظام کرنا چاہئے۔ بات دراصل یہ معلوم ہوتی ہے کہ مدراس کے گذشتہ واقعہ کو لیکر جو اخباروں میں چھپتا رہا اور جس میں مشنری لیڈی ایک کنواری لڑکی کو پھسلا کر لے گئی تھیں۔ مشنری لیڈیوں کے داؤ گھات اور زہریلے اثر اور اسرار کے نتیجے سے کسی نے عورتوں کو آگاہ کیا ہو گا۔ اور مشنری لیڈی کی بے تکلف آمد و رفت سے لوگ محتاط ہو گئے ہوں گے۔ مشنری لیڈی نے اس کے ساتھ ہی ایک کہانی بھی سنی سنائی باتوں پر بنا ڈالی کہ عورتیں مفسدانہ خیالات کی اشاعت کر رہی ہیں۔ جب مشنری لیڈیاں موقعہ پا کر شریف خاندانوں سے پانچ کنواری لڑکیوں اور نوجوانوں کو پھسلا کر دام فریب میں لے آتی ہیں۔ اور اس قسم کے کسی واقعہ کو خاص شہرت ملتی ہے تو مشنری لیڈیوں سے بے تکلف راہ و رسم رکھنے والے گھر محتاط ہو جاتے ہیں۔ اور وہ یقین کر لیتے ہیں کہ ان کے گھر پر بھی ان مشنری لیڈیوں کے ذریعے وہی مصیبت وارد ہو سکتی ہے۔ لیکن بہت مدت نہیں گذرتی کہ وہ خیال دھوئیں کا بادل بن کر اڑ جاتے ہیں۔

عیسائی مذہب کے زرّین اصول کا موجد مسیح نہ تھا

علم الاخلاق کی گہرائی تک پہنچنے والے اصول بدیہ شہادت پیش کرتے ہیں جو اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ احکام عشرہ میں وہ اعلیٰ درجہ کا فرمان جو عیسائی دنیا میں اخلاق کا زرین اصول یا سنہری قاعدہ مانا جاتا ہے اور جس کو حضرت مسیح نے بالکل سادہ الفاظ میں متعدد موقعوں پر دوہرایا۔ "تو اپنے ہمسایہ سے ایسی محبت کر جیسی اپنی ذات خاص سے کرتا ہے"۔ دہریہ اصلیت رکھتا ہے ہر چند مارک کے خیال میں اس سے زیادہ دقیق کوئی دوسرا حکم نہیں ہے۔ اور میتھیو فرمان مذکورہ کو تمام مذہبی قانون اور پیغمبروں کی تلقین کا لب لباب بتلاتا ہے۔ مگر ہم اس کی تردید میں بالکل سچے اور تاریخی واقعات پیش کرتے ہیں کہ اس فرمان پر نزک وضع کرنے کی عزت مسیح کا حصہ نہیں ہو سکتی جیسا کہ پیشوایان مسیحی مذہب آج تک تسلیم کئے ہوئے ہیں اور بلا تنقید اس کو اپنے مذہب کا سنگ بنیاد جانتے ہیں یہ سنہری اصول مسیح سے پانچ صدی پیشتر ایجاد ہو چکا تھا اور بہت سے یونانی اور مشرقی دانشمند اس کو علم اخلاق کا بہترین اصول قائم کر چکے تھے مثلاً پٹیکس متوطن مائیٹالین جو یونان کے سات دانشمندوں میں سے ایک رکن سمجھا جاتا ہے مسیح سے (۶۲۰) برس پیشتر یہ الفاظ کہہ چکا تھا "اپنے ہمسایہ کے ساتھ وہ بات نہ کر جو تو اس کی طرف سے گوارا کرنا نہیں چاہتا"۔ پھر کنفوشیس چین کا زبردست فلاسفر اور چینی مذہب کا بانی جو جسمانی خدا اور بقائے روح سے منکر ہے ۵ صدی قبل مسیح کہہ چکا تھا "ہر شخص کے ساتھ وہ بات کر جو تو اپنے ساتھ کرانا چاہتا ہے اور وہ بات مت کر جو اپنے ساتھ کرانا نہیں چاہتا"۔ یہ زرین اصول جو احکام عشرہ میں باقی تمام احکام کی بنیاد مانا گیا ہے اس کی پیشین گوئی خود ارسطو بھی اپنی زبان سے چوتھی صدی قبل عیسوی کے وسط میں کر چکا تھا "ہم کو اوروں کے ساتھ ایسا کرنا چاہئے جیسا ہم اوروں سے اپنے ساتھ کیا جانے کی تمنا رکھتے ہیں"۔ بالکل ایک معنی اور تقریباً یکساں الفاظ میں زرین اصول کو دیگر مشاہیر تھیلس۔ ایسوکریٹ۔ ارسٹیپس۔ فیثاغورث کا مقلد سیکسٹس اور اسی طرح کلاسیکل قدامت کے دوسرے فلاسفر مسیح سے کئی صدیاں پیشتر اپنے اپنے الفاظ میں پیش کر چکے ہیں اسی طرح ایک قدیم ایرانی ضرب المثل ہے۔ آنچہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں مپسند۔ ان شہادتوں کے انبار سے صاف ظاہر ہے کہ سنہری اصول متعدد النسب حیثیت رکھتا ہے یعنے وہ مختلف اقوام کے چکر میں پڑ کر پشت در پشت اپنے الفاظ میں جزوی ترمیم کے ساتھ چلا آیا ہے اور اس کی ایجاد کا حق مدعیوں میں سے کسی واحد شخص کی ملکیت نہیں ہو سکتا۔

کارخانہ الحکم کا رعایتی اعلان

مفصل اشتہار الحکم مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء میں ضمیمہ شائع ہو چکا ہے

تفسیر سورۃ البقرہ - یہ تفسیر ایڈیٹر الحکم نے حضرت حکیم الامۃ مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن مجید سے لئے ہوئے نوٹوں اور انکی پرانی یادداشتوں اور تحریروں سے لئے ہوئے نوٹس کی بنا پر مرتب کی ہے - اور سلیس اور آسان زبان میں قرآن کریم کے حقایق اور معارف کو بیان کرنیکی کوشش کی ہے بڑی بڑی جمعیوں اور تعلیم یافتہ لوگوں نے اسکو نہایت قدر کی نظر سے دیکھا ہے قیمت ۱۲؍ رعایتی قیمت عہ؍ (صرف ۳۰۰ درخواستوں کی تعمیل ہوگی)

حقیقت نماز - کتاب کا مضمون نام سے ظاہر ہے یعنی نماز کی حقیقت - ارکان نماز کا فلسفہ - نماز کے متعلق ضروری مسائل مخالفوں کے اعتراضوں کے جواب اور آخری پارہ قرآن مجید کی چند سورتوں کی تفسیر لکھی گئی ہے عام طور پر اس کتاب کو پسند کیا گیا ہے قیمت ۳؍ رعایتی قیمت ۲؍ (ایکہزار درخواستوں کی تعمیل ہو سکے گی)

سلک مروارید ہر دو حصہ - یہ ایک عجیب مذہبی رسالہ ہے جو مستورات کے فائدہ کیلئے لکھا گیا ہے اور قصہ کے پیرایہ میں لکھا گیا ہے اسمیں مستورات کو عیسائی عورتوں کی ہتھکنڈوں سے آگاہ کر کے الہی اور اسلام کی عظمت انکو بتلائی گئی ہے - قابل دید یہ رسالے ہیں - قیمت ہر دو حصہ ۸؍ رعایتی قیمت ۶؍

مراۃ الجہاد - مسئلہ جہاد پر ایک مبسوط اور مفصل بحث - اس مسئلہ پر آریوں اور عیسائیوں کے اعتراضوں کے دندان شکن جواب دیئے گئے ہیں خصوصاً لیکھرام مقتول آریہ کے رسالہ جہاد کا جواب ہے - قیمت ۳؍ رعایتی قیمت ۲؍

مجربات نوردین - حضرت حکیم الامۃ مولوی حکیم نورالدین صاحب کے طبی مجربات یہ وہ نایاب مجموعہ ہے جسے سالہا سال تک آپ نے زر کثیر اور اپنی عمر کا ایک گرانمایہ حصہ خرچ کر کے جمع کیا ہے اور اسمیں صرف وہ نسخہ جات ہیں جو آپ کے صدہا مرتبہ تجربہ کئے ہیں - ایسے مجربات کو اطبا ہمیشہ چھپایا کرتے ہیں مگر حضرت حکیم الامۃ کی فیاض اور نفع رساں طبیعت نے انہیں عام کر دیا ہے کارخانہ الحکم نے انہیں چھپوایا ہے دو جلدیں طیار ہیں ان مجربات کو پڑھکر ہر شخص اس فن سے فایدہ اٹھا سکتا ہے - کیونکہ نہایت ہی مختصر صاف اور سلیس طرز پر لکھا گیا ہے قیمت ہر دو حصہ ۱۲؍ رعایتی قیمت ۸؍

رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء - ۱۸۹۷ء کے اس جلسہ کی مکمل رپورٹ ہے جو قادیان میں ہوا تھا - اس میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تین زبردست تقریروں کے علاوہ حضرت حکیم الامۃ اور مولوی عبدالکریم مرحوم کی تقریریں بھی شامل ہیں یہ رپورٹ نہایت گرانقدر حقایق کا مجموعہ ہے اور روحانی اصلاح کے لئے ایک مفید ذریعہ ہے قیمت ۸؍ رعایتی قیمت ۶؍ (صرف ۲۰۰ درخواستوں کی تعمیل ہو سکے گی)

برہان الحق - ایک عیسائی نو مسلم کی تصنیف جس میں اس نے عیسائیت کے اصولوں پر نہایت عمدہ بحث کی ہے اور اس رسالہ کا جواب عیسائی نہیں دے سکے قیمت ۳؍ رعایتی قیمت ۲؍

سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب - حضرت سلطان القلم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف لطیف قیمت ۲؍ رعایتی قیمت ۱؍ (صرف ۳۰۰ درخواستوں کی تعمیل ہوگی)

نور القرآن حصہ دوم - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک زبردست اور صلیب شکن تصنیف جو فتح مسیح ایک زبان دراز عیسائی کے اعتراضوں کے جواب میں لکھی گئی اور اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت شان اور قرآن مجید کی عظمت اور اسلام کی خوبیوں کو عیسائی مذہب کے مقابلہ میں دکھایا ہے قیمت ۴؍ رعایتی قیمت ۳؍

آریہ دھرم - آریوں کے مسئلہ نیوگ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زور قلم کا نتیجہ قیمت ۴؍ رعایتی قیمت ۳؍

نماز پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط - مضمون نام سے ظاہر ہے یہ رسالہ حضرت اقدس کی تقریر اور آپ ہی کے ایک خط کا مجموعہ ہے - تین مرتبہ چھپ چکا ہے قیمت ۲؍ رعایتی قیمت ۱؍ (صرف ۳۰۰ درخواستوں کی تعمیل ہوگی)

حضرت اقدس کی پرانی تحریریں - یہ وہ مضامین ہیں جو حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنی بعثت اور ماموریت سے پہلے ملک کے مشہور اور زبردست اخبارات اور رسایل میں شایع کئے ہیں قیمت ۲؍

لاکھوں روپیہ کمانیکا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے علاوہ لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہیں تو حکیم نور محمد پروپرائٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کے ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگا کر فروخت کریں جس کمیشن و منافع سے آپ مالامال ہو سکتے ہیں - اس تریاق بے نظیر سریع الاثر مجرب المجرب کی خاصیت ہے کہ بفضل تعالیٰ بطور حفظ ماتقدم استعمال کرنے سے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے - اور اگر مبتلائے طاعون کے **کانوں میں بخار شروع ہوتے ہی اس کے چند قطرات ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پر مالش کیجائے تو سر درد و بخار چند منٹ میں دور اور سرسام و گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام جسم میں جلد صحت و سرور حاصل ہوگا** - تمام مریضوں بالخصوص بچوں اور اُن کے لئے جن کو بے ہوشی یا بندش گلو کے باعث دوا حلق سے اترنا محال ہو جاتا ہے یہ تریاق **نعمت غیر مترقبہ ہے - تعمیم افادہ کے لئے** بشرط حلفی اقرار عدم افشار ادائے فیس اس کا تیار کرنا بھی سکھا دیا جاتا ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ مگر ان اشخاص سے جو ایجنٹ ہوکے یا سیکھنے کے ارادہ سے بغرض تجربہ منگائیں نصف قیمت -

(نوٹ) جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں نمونہ اخبار و نرخ اجرت سے مطلع فرمائیں -

المشتہر

فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون مقام موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل عجیب سماں دکھا رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزماؤ - پھر منگاؤ بھلا اس میں کچھ بھی دھوکا ہے - قوائے متناسلہ کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدپرہیزیوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت کی ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کے لئے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جس کے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے متناسلہ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً دفع ہونگے اور ہر قسم کی باہیہ شکایت کیلئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ ماریں کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگائیے پھر پسند ہو طلب فرمائیں - قیمت فی بکس ایک روپیہ -

طلا طلسمی - پیرانہ سال کے اثر اور جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں وہ ہمارے اس طلا طلسمی سے فایدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس کو مفید پائینگے منگوانے سے پہلے نمونہ منگوا کر آزماؤ - قیمت چھ ماشہ دو روپیہ ۲ -

سرمہ سلیمانی - آنکھوں کی کُل بیماریوں کو دفع کرنے والا اور بصارت بڑھانے والا قیمت ایک تولہ ۸؍

سنون دندان - دانتوں کی کُل بیماریوں کو دفع کرکے دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام فی بکس ۴؍

المشتہر

حکیم محمد حسین خلف حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

مقامی شہادت صداقت ظاہر کرتی ہے

کلکتہ کے ایک دوسرے طبیب اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں اور ان بیسیوں بیانات میں جو سلسلہ وار ان کالموں میں شایع ہوتے ہیں اپنی شہادت کا اضافہ کرتے ہیں - ایسے اشخاص کی شہادت کی بہ نسبت جو کہ ہزاروں میل کے فاصلہ پر ہیں اس قسم کی رائے جیسی کہ ذیل میں درج ہے زیادہ معتبر ہوتی ہے - کلکتہ کے لوگوں کو کلکتہ کی شہادت زیادہ مفید اور قابل یقین ہوگی - اور ڈاکٹر ایس سی - سین - ایل - ایم - ایس دجن کا دواخانہ ۴۲ ہیرین روڈ پر واقع ہے اور جنہوں نے سرکاری اور ریلوے کے اسپتالوں اور شفاخانوں میں بوجہ ملازمت اچھا تجربہ حاصل کیا ہے اور جو فی الحال کلکتہ کی ٹرامبوے کمپنی کے طبیب ہیں) کی شہادت سے زیادہ اچھی اور کس کی ہوگی - وہ کہتے ہیں - میں نے ڈوان کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈوئنس بیک ایک کڈنی پلس) گردوں اور پیشاب کے امراض میں لوگوں کو استعمال کرائی ہیں - اور مجھے تجربہ سے معلوم ہوا کہ وہ بہت مفید ہیں - کیونکہ ایسے مرضوں میں ان کے استعمال سے جلد تسکین ہوتی ہے پشت میں درد ہونا اس کی نشانی ہے - کہ گردے کمزور اور خراب ہوگئے ہیں ایسی حالت میں اگر ان کی قوت سے زیادہ ان سے کام لیا جائے تو وہ درد سر تکان - مزاج کا چڑچڑاپن اور پٹھوں کی بیماری وغیرہ کا باعث ہوتے ہیں - اگر لاپروائی کی گئی تو استسقا (جلندر) وجع مفاصل (گٹھیا) پیشاب کے امراض اور اسی قسم کی مہلک بیماریاں نمودار ہونے کا احتمال ہوتا ہے - ڈوان کی درد پشت اور گردے کی گولیاں (ڈوئنس بیک ایک کڈنی پلس) گردوں اور مثانہ کی بیماریوں کے لئے مجرب دوا ہیں - اور انہیں ہر فرد بشر بغیر کسی قسم کی آئندہ خرابی کے خوف کے استعمال کر سکتا ہے - تمام دوا فروشوں کی دوکانوں پر یا براہ راست ڈوان کی اودریہ پوسٹ آفس باکس نمبر ۲ بمبئی کے پتہ سے ملتی ہیں قیمت فی شیشی دو روپیہ یا چھ شیشیوں کے ۱۱ اگر آپ اپنی فرمایش کے ساتھ اس اشتہار کو معہ نام اخبار کہ جس میں یہ چھپا تھا بھیجینگے تو آپ کی فرمایش کی تعمیل بغیر ویلیو پے ایبل خرچ لینے کے کی جائے گی -

---

ڈوان کا مرہم (ڈوئنس اینٹمنٹ) ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں نہ ہو فوراً کم ہو جاتی ہے اور اکثر مرتبہ تو ایک ہی ڈبیا اچھا جن بواسیر (باہر نکلی ہوئی یا خونی) سوخ بادہ - کھرجا - کیڑے - چنبہ - داد - اور جلد کی سب طرح کی سوزش نمکین تبور اور خارش وغیرہ کو بہت بگڑی ہوئی حالت میں بھی شفا بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہے - تمام دوکانداروں کے پاس قیمت دو روپیہ عالم فی ڈبیا -

---

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین جو تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً ۴ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۴ روپیہ اور دوم مبلغ ۳ / مبلغ ۱۰ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے - بیکنے کما و بیلنے والے بھی تیار ہیں -

مستریان مولا بخش و غلام حسین

بٹالہ ضلع گورداسپور

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ - سیدھی ریشہ دار کشمیر کی لکڑی کے ہینڈل کاک کین اور دو ربڑ کے بنے ہوئے نہایت پایدار ہے قیمت ۲ روپیہ - کرکٹ بیٹ سیدھی ریشہ دار کشمیر کی لکڑی کے کین ہینڈل سہ دو ربڑ کے میچ کیلئے نہایت عمدہ عا کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوئم کی ہوگی ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا عا - کرکٹ بیٹ ۳ آل کین لکڑی جیدہ مضبوط اور پایدار پریکٹس کے لئے عہ - کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے ۱۲

بچوں کے کرکٹ سٹ } ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ برس کیواسطے دو سٹ ایک سٹ ٹکس

ایک بال لکڑیکا بکس فی سٹ	"	۱/
۱۰ و ۱۱ سٹ ایک سٹ وکٹ ایک بال فی بکس	"	۱/
فٹ بال عمدہ کاؤ ہائڈ پائیدار مضبوط بلیڈر نہایت پائیدار نمبر ۶		۱/
" " " ۵		۱/
بچوں کے لئے فٹ بال نمبر ۴ معہ بلیڈر		۱/
" ۳		
کرکٹ بال گسٹ سون نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے		
" " دھاگے کے بیچ		
" " پریکٹس		
کرکٹ وبلس فی کابلی		

المشتہر نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سارٹیفکیٹ } السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مال از قسم پریکٹس بیٹ - پریکٹس وکٹ - فٹ بال وغیرہ پہنچا ہر طرح سے قابل تعریف پایا - میرے خیال میں ولایت کے سامان کا مقابلہ کرتا ہے - اور قیمت میں اس سے بہت کم - میں اس کو کم خرچ بالا نشین کا مصداق پاتا ہوں - نیازمند حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سجانپور ضلع کانگڑہ

۱۸۶۹ء سے ۱۹۰۶ء تک وقت کا امتحان

بینتیس سال سے زیادہ تک اسکاٹس املشن نے فاضل طبیبوں کے مجوزہ ہر سخت امتحان کا مقابلہ کیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج تمام جہان میں مستند علاج امراض جگر کھانسی - زکام - گوشت اور بھوک کی کمی کا ہے اور ماں باپ بیٹے دونوں کے لئے مقوی اعصاب کا کام دیتا ہے -



ماٹھی نیش جوابات

فرزند کی لئے دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے

اسکاٹ اینڈ براؤن لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹس لندن

ہمیشہ اس نشان ماہی گیر کا املشن لو اسکاٹ کے طریقہ ساخت کا نشان ہے

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

کیا یہ سچ ہے

ہمارے ہموطن حق بات پر بحث کر سکتے ہیں لیکن اسے چھپا نہیں سکتے ذیل میں جو رائے دی گئی ہے اس میں مثل دیباچہ کے کچھ زیادہ بڑھانا اسکی قیمت اور وزن میں کم کرنے سا ہوگا بمبئی کے باشندوں کو ایسی تسلی بخش ثبوت سے فائدہ حاصل کرنے کے لیئے ان کی عقلوں پر چھوڑ دینا چاہیئے اس کا مطلب یہ ہے چیز جیسے ظاہر کی گئی ہے ویسی ہی ہے۔ ڈاکٹر ڈوک صاحب۔ ایف۔ آر۔ آئی۔ ایم۔ ای۔ طبیب اور معالج سیکرٹری ٹرسٹس مشنل پنشن فنڈ۔ جن کا طبی علاج اور مشورہ دینے کا مقام فلپس اینڈ کمپنی عطاران بہائیکھلہ کی دوکان ہے فرماتے ہیں ڈوون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈودنس بیک ایک کڈنی پلس) کے فوائد کا بیان کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں اور خاصکر ایک مریض کا واقعہ جو میری نظروں سے گذرا ایک خاتون معہ اپنی لڑکی کے جسکی عمر سترہ سال کی تھی میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مینے سنا ہے آپ چند امراض کے خاص معالج ہیں اس لئے لڑکی کو ساتھ لائی ہوں یہ ہمیشہ پیشاب کے وقت درد کی شکایت کرتی ہے اسکو نیند برابر نہیں آتی۔ اور اشتہا بھی بالکل کم ہے مینے تین طبیبوں کا علاج کیا لیکن اسے کچھ فائدہ نہیں ہوا بیس روز سے یہ پیشاب میں جلن اور سر میں سخت درد کی شکایت کرتی ہے مینے اس کا علاج ڈوون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈودنس بیک ایک کڈنی پلس) سے شروع کیا اور اس کو تھوڑے ہی عرصہ میں کامل شفا ہوگئی۔ اب اس کی صحت اچھی ہے۔ اور ہر ایک شکایت سے اس کو نجات ہے۔ یہ گولیاں گردوں پیشاب اور مثانہ کے امراض کو اور ان سے ہوتی ہوئیں تمام بیماریوں کو دور کرتی ہیں۔ اور تمام دوا فروشوں کی دوکانوں پر یا براہ راست ڈوون کی ادویہ پوسٹ آفس باکس نمبر ۲۰ بمبئی کے پتہ سے ملتی ہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ یا چھ شیشیوں کے عہ اگر آپ اپنی فرمائش کے ساتھ اس اشتہار کو معہ نام اخبار کہ جسمیں یہ چھپا تھا بھیجینگے تو آپکی فرمائش کی تعمیل بغیر ویلیو پی ایبل خرچ لینے کی کیجائیگی۔

ڈوون کا مرہم (ڈوون اینٹمنٹ) ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں نہ ہو فوراً کم ہوجاتی ہے اور اکثر وقت تو ایک ہی ڈبیہ چاہے بواسیر (باہر نکلی ہوئی یا خونی) سرخ بادہ۔ کھر جوا۔ کیرا۔ چنبہ۔ داد۔ اور جلد کی سب طرح کی سوزش نمکین۔ پھوڑا اور خارش وغیرہ کو بہت بگڑی ہوئی حالت میں بھی شفا بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہے۔ تمام دوکانداروں کے پاس۔ قیمت دو روپیہ فی ڈبیا۔

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے۔ وزن تخمینا ۴ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ ۴۰ روپیہ اور دوم مبلغ سے مبلغ ع۱۰ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیرنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریاں مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ۔ سیدھے ریشے دار کشمیری لکڑی کے عہ ہینڈل کاک کین اور دوہرا بنے ہوئے نہایت پائدار ہے قیمت سے روپیہ۔ کرکٹ بیٹ۔ سیدھے ریشہ دار کشمیری لکڑی کے عہ کین ہینڈل معہ دو ربڑ کے میچ کے لئے نہایت عمدہ عہ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا عہ کرکٹ بیٹ۔ آل کین لکڑی چیدہ مضبوط اور پائدار پریکٹس کیلئے عہ کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے عہ



بچوں کے کرکٹ سٹ ۱۰-۱۳-۱۶ برس کے واسطے دو سٹ ایک سٹ ٹرکس ایک بال لکڑی کے کا بکس فی سٹ سے ر

〃 〃 ایک سٹ وکٹس ایک بال فی بکس صہ

فٹ بال عمدہ کاؤ ہائیڈ پائدار اور مضبوط بلیڈر نہایت پائیدار عہ

〃 〃 〃 〃 عہ

بچوں کے لئے فٹ بال عہ معہ بلیڈر

〃 عہ

کرکٹ بال گسٹ سوان نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے

〃 〃 دھاگے سے بیچ

〃 پریکٹس

کرکٹ ولس فی کاپی

المشتہر نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سارٹیفکیٹ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مال از قسم پریکٹس بیٹ۔ پریکٹس وکٹ۔ فٹ بال وغیرہ پہونچا ہر طرح سے قابل تعریف پایا میرے خیال میں ولایت کے سامان کا مقابلہ کرتا ہے اور قیمت میں اس سے بہت کم۔ میں اسکو کم خرچ بالا نشین کا مصداق پاتا ہوں نیاز مند حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سجانپور ضلع کانگڑہ ۲۶

احتیاط سے علاج بہتر ہے



ایک قوی الجثہ شخص کو طاعون چیچک ہیضہ یا امراض جگر سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بیماری ہمیشہ کمزوروں یا ان لوگوں پر حملہ کرتی ہے جو کہ ضعف سے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

اسکاٹس املشن

تمہارے جسموں کے کمزور مقامات کو قوی اور مضبوط بنا کر انسداد امراض کرتا ہے۔ ہاتھ سے چھوا نہیں جاتا فروخت کے لئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے۔

اسکاٹ اینڈ براؤن لمٹیڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن — ہمیشہ اس نشان کا ماہی گیر کا املشن لو اسکاٹ کے طریقہ ساخت کا نشان ہے۔

فہرست کتب موجودہ دفتر الحکم

ست بچن ۱۰ر - آریہ دہرم - آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے طشت ازبام کردیا ہے ۔ خصوصیت کے ساتھ جوابدیا ہے جو وہ اسلام پر کرتے ہیں قیمت ۴ر

نماز پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط ۔ حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے اور وحدت وجود کے اعتقادات کا لاجواب رد کیا ہے یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے قیمت ۲ر - سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب قیمت ۴ر - نور القرآن حصہ دوم - عیسائیوں کا عجیب رد قیمت ۴ر - فیصلہ آسمانی - قیمت ۲ر

ایڈیٹر الحکم کی تالیفات - تفسیر القرآن پارہ اول - یہ تفسیر قوم اور بزرگان قوم نے غیر معمولی طور پر پسند فرمائی ہے قیمت فی پارہ ۱۲ر ۔ سلک مروارید حصہ اول سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو مستورات کی اصلاح کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے موافق ناول کے طور پر لکھا ہے قیمت ۴ر - حصہ دوم ۴ر حضرت اقدس کی پرانی تحریریں ۲ر - برہان الحق قیمت ۳ر محامد المسیح - قیمت ۳ر خطبات کریمیہ قیمت ۴ر تفسیر سورۃ تبت - قیمت ۳ر - نمونہ قرآن مجید - ۳ر

المشتہر

مینجر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور

لاکھوں روپیہ کمانے کا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے علاوہ لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہیں تو حکیم نور محمد پروپرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کے ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگا کر فروخت کریں جسکے کمیشن و منافع سے آپ مالامال ہوسکتے ہیں - اس تریاق بینظیر و سریع الاثر مجرب المجرب کی خاصیت ہے کہ بفضل تعالیٰ بطور حفظ ماتقدم استعمال کرنے سے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے اور اگر مبتلائے طاعون کے کانوں میں بخار شروع ہوتے ہی اسکے چند قطرات ٹپکائی جائیں اور گلٹی میں ملا کر بدن پر مالش کیجائے تو سردرد و بخار چند منٹ میں دور اور سرسام و گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام جسم میں جلد صحت و سرور حاصل ہوگا - تمام مریضوں بالخصوص بچوں اور آنکھ کے دکھنے والوں کو بے ہوشی یا بندش گلو کے باعث دوا حلق سے اترنا محال ہو جاتا ہے یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے تعمیم افادہ کے لئے بغیر ملاحظہ اقرار عدم واقفیت اور ادائے فیس اس کا تیار کرنا بھی سکھا دیا جاتا ہے - قیمت فی شیشی دو روپیہ ہر گراں اشخاص سے جو ایجنٹ ہوکے یا سیکھنے کے ارادہ سے بغرض تجربہ منگائیں - نصف قیمت

(اڈیٹر) جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں نمونہ اخبار زر اجرت سے مطلع فرمائیں -

المشتہر

فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون مقام موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہار دینگی گرم بازاری مضر نونگی تیز رفتاری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگاؤ بھلا اس میں کچھ بھی دھوکا ہے - قوائے تناسلہ کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کے لئے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جسکے چند روز استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسلہ انشاءاللہ تعالیٰ فوراً رفع ہونگی اور ہر قسم کی باہ کی شکایت کے لئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ ماریں کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگا کے پھر پسند ہو طلب فرمائیں - قیمت فی بکس ایک روپیہ

طلاء طلسمی - پیرانہ سال کے اثر اور جوانی کی بے اعتدالیوں اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں وہ ہمارے اس طلاء طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاءاللہ تعالیٰ وہ اس کو مفید پائینگے منگوانے سے پہلے نمونہ منگوا کر آزماؤ - قیمت چہار ماشہ دو روپیہ

سرمہ سلیمانی - آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور بصارت بڑھانے والا قیمت ایک تولہ ۸ر

سنون دندان - دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرکے دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے فی بکس ۴ر

المشتہر

حکیم محمد حسین خلف حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گدھ ضلع دہلی